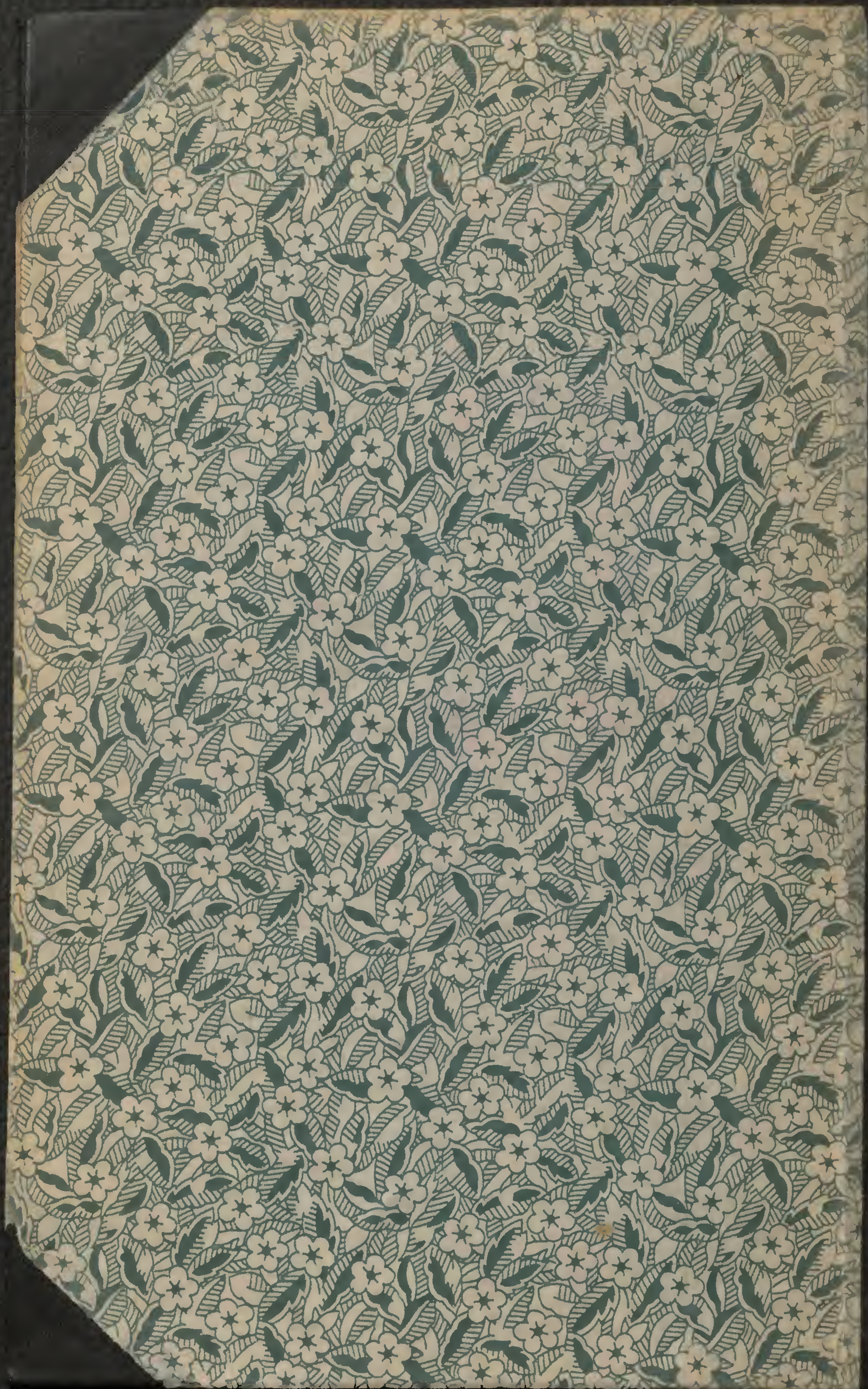




Qayūmat nāmah [illegible]

/

Faryād al-[illegible]

//

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

قیامت نامہ

١٢٨٧ ھ

وفات نامہ

١٨٧ ھ

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع معقول چھپا ہوا

١/-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد ایکدن اس فقیر خاکسار
فیاض الحق سے ایک دوست دیندار باصدق وصفا محمد رضا نے کہا کہ اگر یہہ رسالہ حدیث کا کہ جسمین کچہ حال
دوزخ کا اور حضرت کی شفاعت کا ہی زبان ہندی مین بعبارت سلیس ہو جاوے تو خوب بات ہو کہ سب مسلمان حرف
شناس بھی قرار واقعی سمجہ لیوین اور عذاب الہی سی ڈر کر توبہ کرین بموجب فرمانی اونکی اس فقیر نے سنہ ایکہزار دو سو
چہپن ہجری مین زبان ہندی مین کیا اور امیدوار ہون کہ جو مسلمان اسکو پڑہی اللہ واسطے اس گنہگار کے دعاے مغفرت
مانگے حدیث مین روایت ہی کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام حضرت صلعم کے پاس آے کہ مونھہ جبرئیل کا زرد تھا حضرت نے
پوچھا کہ اے بھائی میرے ہمیشہ تم خوشی خوشی میرے پاس آتے تھے آج کیا باعث ہی کہ تمھارا چہرہ زرد ہے
جبرئیل ع نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین کیا کہون کہ دوزخ کو آج دیکھہ آیا ہون ڈر کے مارے میرا رنگ زرد ہے
حضرت صلعم نے فرمایا اوسکا حال بیان کرو احوال دوزخ جبرئیل ع نے کہا کہ جب اللہ تعالی نے دوزخ کو پیدا کیا فرشتون
نے ہزار برس تک دم کیا تو اوسکا رنگ سفید ہوا پھر ہزار برس اوسکو دہونکا تو اوسکا رنگ سرخ ہوا پھر ہزار برس
پھونکا تو وہ سیاہ ہو گیا اب اوسمین سیاہی اور تاریکی ہے ذرا روشنی نہین روایت ہی حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے
کہ دوزخ مین سانپ اور بچھو اونٹ کی گردن کے برابر ہین جسوقت انکو دوزخی دیکھینگے قصد بھاگنی کا کرینگے اوسدن کافر کہیگا
اب کہان جگہہ بھاگنی کی ہی لکھا ہی کہ اگر اون مین سے ایکبار کسیکو کاٹی تو چالیس برس تک زہر باقی رہی دنیا کی آگ
دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتی ہے حدیث مین آیا ہی اللہ تعالی نے جبرئیل کو مالک دوزخ کی طرف بھیجا کہ ایک ٹکڑا آگ کا دوزخ سے
لیکر آدم کے پاس لیجاوے کہ اس آگ سے کچہ پکاوے حضرت جبرئیل ع نے بموجب حکم الہی مالک دوزخ کی پاس جا کر کہا کہ اے مالک
ذرا سی آگ مجکو دے کہ مین آدم کے پاس لیجاؤن مالک نے کہا کہ اگر مقدار ایک چیونٹی کے آگ تمکو دون تو ساتون آسمان

جل جاوین اور جو مانند آدمی چیونٹی کے دون تو مارے سوزش کے آسمان سے مینہ نہ برسے اور زمین سے سبزہ نہ جمے پھر جبرئیلؑ نے حق سبحانہ تعالی سے عرض کیا الہی کم اٰخذ نارا یعنی کتنی آگ لون حکم ہوا کہ ایک ذرہ بھر لیں
حضرت جبرئیلؑ نے مالک سے ذرہ برابر آگ لی اور اوسکو ستر دریاؤن سے دہوکر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس
لائے جبرئیلؑ نے اوسکو پہاڑ پر رکھا وہ پہاڑ جلکر مثل خاک ہو گیا اور وہ آگ دوزخمین گئی لیکن اوسکا دہوان پتھر اور لوہے
مین اتبک باقی ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ سبکے سے ہلکا عذاب دوزخکا یہہ ہے کہ نعلین آگ کی پاؤنمین پہنائی جائینگی
اوسوقت اوسکی گرمی سے دماغ اوسکا اوٹنے لگے گا اور بدنسے شعلے آگ کے نکلینگے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جہنم مین مالک کو پکارینگے چالیس برس تک مالک اونکو جواب نہ دیگا بعدہ یہ کہیگا اے دوزخیو تمکو دوزخمین ہمیشگی ہے
پھر دوزخی اپنے پروردگار سے کہینگے اے رب نکال ہمکو دوزخسے اگر ہم گناہ پھر کرین تو ہم البتہ ظالموں سے ہونگے
پس اللہ تعالی ایک مدت تک اونکو جواب نہ دیگا پھر حق تعالے کیطرف سے جواب آویگا کہ تم ہمسے کلام نکرو پھر اونکو بولنے
کی طاقت نہوگی مگر زفیر اور شہیق یعنے اگر دوزخمین بولینگے تو گدہے اور خچر کی آواز ہوگی اور مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ اگر ایک کپڑا دوزخی کا درمیان آسمان و زمین کے لٹکا دین تو حرارت کے سبب سب آسمان و زمین کے
رہنے والے مرجائین اور اگر ظاہر ہو آگ دوزخکی مانند سوئی کے ناکے کی تو ساری دنیا جل جاوے اور اگر اوسکی آگ
پہاڑ و نپر رکھین تو سارے پہاڑ خاکستر ہو دین جبرئیلؑ نے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا قسم ہے
اوسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی اگر ایک مرد کو مغرب مین عذاب کرین تو مشرق والے سارے جل جاوین پس اوسکی
حرارت نہایت سخت ہے اور گہرائی اوسکی بہت دور ہی اور ایندہن اوسکا آدمی اور پہاڑ ہین چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے
فاتقوا النار التی وقودہا الناس والحجارۃ یعنے ڈرو اوس آگ سے کہ جسمین ایندہن آدمیون اور پہاڑوکا
ہی اور اوسکا پانی حمیم یعنی کھولتا پانی ہی اور خوراک زقوم یعنی سینڈہ ہے اور دوزخمین آگ کے بچہو مین پھر جبرئیلؑ نے کہا
دوزخکے سات طبقے ہین ہر ایک طبقہ جزء مقسوم یعنی ہر ایک گنہگار کیواسطے طبقہ دوزخکا قسمت کیا گیا ہے اور ایک سے
دوسرا طبقہ ملا ہوا ہی ایک سے دوسرے مین دونا عذاب اور گرمی ہی پھر حضرتؐ نے فرمایا جبرئیلؑ سے کہ مجکو دوزخکے رہنیوالونسے
خبر دی کہ اون طبقونمین کون کون لوگ رہینگے جبرئیلؑ نے کہا کہ پہلے طبقے مین جو سب سے نیچے ہی اور اون چہیون طبقونسے اوسمین
زیادہ گرمی ہی اوسکی اندر منافق لوگ پڑینگے اور علامت منافقونکی یہہ ہی کہ جھوٹ بہت بولتی ہین اور امانت مین خیانت
کرتی ہین اور نماز پڑہنی مین سستی اور کاہلی کرتے ہین اور آگے پیچھے کچھ کہتی ہین اور اولاد فرعون کی اور وہ لوگ کہ اصحاب
مائدہ سے کافر ہوے ہین سب لوگ نیچے کے طبقے مین پڑینگے نام اوسکا ہاویہ ہی اور دوسرے طبقے مین ابلیس اور جو لوگ اوسکے
تابع ہین اور مجوسی رہینگے اوسکا نام لظی ہی اور جو کہ تیسرا طبقہ ہی وہ تمیں یہود دی رہینگے نام اوسکا حطمہ ہی اور چوتہا طبقہ جو ہی اوسمین
نصاری رہینگے اوسکا نام سعیر ہے اور پانچوین طبقے مین صابئین آتش پرست رہینگے نام اوسکا سقر ہی اور چھٹے طبقے مین مشرک رہینگے نام اوسکا

جحیم ہی اور ساتوین طبقے مین کہ نام اوسکا جہنم ہی وہ سب طبقون سے اوپری مگر اوسمین کم عذاب ہے لیکن
اوسمین بھی ستر ہزار ندیان ایسی جوش اور خروش سے بہتی ہین کہ اگر ذرا سا بھی شور اوسکا اردی زمین پر پہونچے
کوئی جیتا نہ بچے حضرت نے فرمایا بھلا ساتوین طبقے مین کون لوگ رہینگے پس چپ ہو رہے جبرئیل اور کچھ جواب نہ دیا پھر
آپ نے فرمایا ای جبرئیل تو کیون چپ ہو رہا مجھکو ساتوین طبقے کے رہنے والون سے خبر دے یعنی مجھسکی امت اوسمین
ہوگی جبرئیل نے کہا کیا آپ مجہ سے پوچھتے ہین فرمایا کہ ہان تب جبرئیل نے بیان کرنا شروع کیا کہ اپکی امت مین سے
جو کبیرہ گناہ کرتے ہین اور بدون توبہ کیئے مرگئے ہین وہ لوگ ساتوین طبقے مین پڑینگے یہ حال سنکر حضرت بیہوش ہو کر
گر پڑے اور جبرئیل نے سر مبارک آپ کا گود مین رکہا یہانتک کہ حضرت کو ہوش آیا پھر فرمایا کہ ای جبرئیل مجہپر بڑی مصیبت
ہو پڑی اور میرے دلمین بڑا خوف ہوا کہ میری امت بھی جہنم مین داخل ہوگی جبرئیل نے کہا کہ ہان جو گناہ کبیرہ کر کے
مرگئے ہین بیشک دوزخ مین پڑینگے پھر روئے رسول اللہ اور جبرئیل بھی رونے مین شامل ہوئے حضرت نے پوچھا ای
جبرئیل تم کسواسطے روتے ہو تم تو گناہ سے پاک ہو کہا یا محمد البتہ مین ڈرتا ہون ایسا نہو کہ مین مبتلا کیا جاؤن
اوس امر مین کہ جسمین ہاروت اور ماروت مبتلا ہوئی تہی پس وحی بہیجے اللہ تعالے نے دونونکی طرف اور کہا کہ
ای جبرئیل اور محمد مینے تم دونونکو دوزخ سے آزاد کیا ہی لیکن تم ہمارے عذاب دوزخسے ڈرتے رہو اور روتے رہو
اور دوسرے روایت مین لکہا ہے کہ جب حضرت نے یہ حال دوزخ کا اور امت کے پڑنیکا سنا تو بدحواس ہو کر اوڑہنے
اور چادر مبارک اوڑہ کر اپنے حجرہ مین روتے چلے گئے حدیث مین روایت ہے کہ جسوقت دوزخکو قیامت
کے میدانمین لائینگے اوسکے ستر ہزار باگین ہونگی ہر ایک باگ کو ستر ستر ہزار فرشتے گھسیٹینگے اوسمین چنگاریان
محل کے برابر اوڑتے ہونگے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے انہا ترمی بشرر کالقصر کانہ جمالۃ
صفر یعنے مقرر وہ چنگاریان اتنی بڑی ہونگی جیسے بڑے محل گویا کہ وہ چنگاریان زرد اونٹونکی برابر
ہونگی حدیث مین لکہا ہے کہ جسوقت دشمن اللہ کے دوزخ کی طرف گہسیٹے جاوینگے اونکے منہ
سیاہ ہونگے اور آنکہین کرنجی اور اونکی موہنہ اور آنکھون پر مہر کیجائیگی پس جسوقت یہ دشمن اللہ کے کنارے
جہنم کے پہونچینگے تو جہنم کے شعلے اون لوگون کے واسطے استقبال کرینگے اور طوق و زنجیر آگ
کے ساتھ لائینگے یہ معاملہ دیکہتے ہی ہر ایک کافر بہاگیگا تو اللہ تعالی دوزخ کو حکم کریگا کہ خذوہ
فغلوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ انہ کان لا
یومن باللہ العظیم ولا یحض علی طعام المسکین فلیس لہ الیوم ہہنا
حمیم یعنے پکڑو کافر کو پھر عذاب مین کہینچو پھر اسکو آگ مین دہکیلو پھر اوسکو آگ کی زنجیر مین کہ ستر گز کی ہی باندہو
وہ کہ یہ اللہ تعالی پر ایمان نہ لایا تہا اور محتاج لوگونکو کہانا کہلانیکی رغبت نہ دلاتا تہا پس آج کے دن اسکا

کوئی دوست نہین ہے بعد اسکے فرشتے دوزخ کے اون لوگون کے منہہ مین زنجیرین ڈالکر دبر سے
کالینگے پھر زنجیرون کے ساتھہ داہنے ہاتھہ انکی گردنونسے باندہے جاوینگے اور ہر ایک کے ساتھہ
شیطان لگا ہوگا اور گرزونسے اور موگریون سے مارتے ہوئے دوزخمین لیجاوینگے حضرت بی بی فاطمہؓ
نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپکی امت کو بھی اسیطرح دوزخمین لیجاوینگے فرمایا کہ ہان اسیطرح
گھسیٹ لیجاوینگے مگر میری امت کالے موتھہ اور کرنجی آنکھین نہوگی اور اونکی مونھہ پر مہر نہ لگی اور زنجیر اور طوق گردنمین
نہ پڑا ہوگا باقی اور سب عذاب ہوگا پھر حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا کس طرح آپکی
امت کو دوزخ کی طرف گھسیٹینگے فرمایا کہ تین گروہ میرے امت مین دوزخ کے واسطے علیحدہ
کرکے جاوینگے ایک شیخ فاسق کہ بڈہا ہو گیا ہے مگر ابتک حرامکاری نگئی اور دوسرا جوان اوسکو
طاقت تھی ظلم کرنے سے باز رہا اور تیسرا گروہ عورتون کا کہ سواے شوہر کے اورون سے التفات
کرتی تھین اور اونکے واسطے بناو سنگار کرتی تھین لیکن بڈہی فاسق کی ریش پکڑکے دوزخ مین
گھسیٹینگے تب وہ کہیگا افسوس ہے میرے بڑہاپے پر کہ مین دنیا مین بڑہا ہو گیا تھا لیکن
مجھسے حرامکاری نگئی تھی اور خرابی ہی میرے واسطے کہ حق حلال بی بی چھوڑکر حرام کرتا تھا اور
جوان ظالم کو پانون پکڑکے دوزخمین ڈالینگے تو وہ کہیگا کہ واے اوپر میری جوانی کے
اب میری جوانی اور خوب صورتی کہان گئی افسوس ہے میرے ناحق دنیا مین ظلم کیا تھا اب دوزخ مین کوئی
بچانیوالا نہین اور بہت عورتین آگ کیطرف گھسیٹے جاوینگے اور فرشتے اونکے سرکی چوٹی پکڑکے
دوزخمین ڈالینگے اور وہ عورتین دوزخ مین فریاد کرینگے کہ وافضیحتاہ یعنی افسوس ہے کیا فضیحتی ہماری یہان
ہورہی ہے افسوس ہے ہماری ہتک حرمت کی ہوئی اور افسوس ہے کہ ہم بے ستر ہوئین ہمنے ناحق
بناو سنگار خاوندکو چھوڑ کے غیرون کے واسطے کیا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ مسلمان عورتونکو چاہیے کہ جب
سنین کہ میرا شوہر سفر سے آتا ہی تو پہلے سے اوسکے واسطے بناو سنگار کرین یعنی جو پوشاک کہ اچھی میسر ہو شوہر کے
خوش کرنیکے واسطے پہنے اور میسر ہو تو خوشبو بھی لگاوے کسواسطے کہ اللہ تعالی فرشتونسے کہتا ہی کہ ای فرشتو
دیکھو کہ یہہ مسلمان عورت شوہر کی خوش ہونیکے واسطے بناو سنگار کرتی ہی اور کسیکی واسطے بناو سنگار نہین کرتی تم
شاہد رہو کہ ہم اوس سے خوش ہوئے اور جو عورت اور کسی کے واسطے بناو سنگار کرتی ہی اوسکو بڑا عذاب کرونگا اللہ
پناہ مین رکھے غرض کہ جب گنہگار امت محمدیؐ دوزخکے کنارے کھڑے ہونگے تو مالک دوزخ یعنی داروغہ دروازہ کھولکر
باہر کھڑا ہوگا اودن گنہگارونکی طرف دیکھیگا پھر فرشتونسے کہیگا کہ جو گنہگارونکو عذاب کرتے ہوے پکڑ لائین یہہ کون لوگ ہین
میرے پاس ایسے لوگ نہین داخل ہوے مجھکو تعجب ہے کہ انکے منہہ کالے نہین اور طوق اور زنجیر مین بند ہین اور اونکی آنکھین کرنجی نہین

بہی نہین ہین تب عذاب کے ملائک مالک سے کہینگے کہ ہمکو تو معلوم نہین ہے ہمتو اسیطرح مامور ہین واللہ اعلم کہ
یہہ کون قوم ہین پہر مالک کہےگا کہ ای گروہ اشقیا تم کون لوگ ہو کہ تمہارے کالے موںہہ اور کرنجی آنکہین نہین ہین
تو وہ گنہگار مالک سی روکر کہیگا ای مالک ہم محمدؐ کی امت مین سے ہین ہم گناہ کبیرہ کرکے بن توبہ کیے مر گئے تہی اور
دوسرے روایت مین آیا ہی کہ جسوقت محمدؐ کی امت کو ملائک دوزخ مین دہکیلین گے تو حضرتؐ کے نام کو بہی بہول جاوینگے
پہر مالک اونسی پوچہیگا کہ تم کون لوگ ہو تمسی کیا قصور ہوا تہا وہ کہین گے کہ ای مالک ہم وہی لوگ ہین کہ ہمپر قرآن
نازل ہوا تہا ہم وہ لوگ ہین کہ رمضانکا روزہ رکہتی تہے تب مالک کہیگا سوا ے محمدؐ کے قران کسی پر نازل نہوا
تہا بس جسوقت محمدؐ کا نام سنینگے تو پکارین گے ای مالک ہم اوسیکی امت مین ہین مالک کہیگا ای گنہگارو
کیا تمکو قرآن سے خبر نتہی کہ جو اطاعت خدا اور رسول کی نکریگا سو وہ دوزخ مین جاویگا اور کیا عالم تمہارے پاس
سمجہانے نہ آیا تہا سب کہین گے کہ سمجہانے والے ہمارے پاس آے تہے ولیکن ہم اونکا کہنا خیال مین نہ لائے پہر کہین گے
لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي اَصْحَابِ السَّعِيْرِ اگر ہم سنتی یا عقل رکہتے تو کاہیکو ہم دوزخ مین ہوتے
روایت ہی کہ جب دوزخکے کنارے دوزخی کہڑے ہونگے اور دوزخکی طرف دیکہین گے کہ ہزارون کوس
تک آگ پہیلی ہی اور بڑی بڑی ستونون کے مکان ہین تب مالک سے امت محمدؐ کی لوگ کہین گے کہ ہمکو اذن دے
کہ ہم اپنے گناہون پر گریہ وزاری کرین تب مالک اونکا حکم دیگا اتنا روئین گے کہ آنکہون مین آنسو تک باقی نرہیگا
پہر مالک کہیگا کیا خوب ہوتا اگر تم دنیا مین خدا کے خوف سے روتے تو تمکو آگ کے شعلے نہ پکڑتے اور جو شخص دنیا مین
اللہ کے خوف سے رودے تو حرام کرے جسم اوسکا اللہ تعالی آتش دوزخ سی اور جو کوئی اتنا رودی
کہ تر ہووے آنسوون سے ایک بال بہی اوسکے بدنکا تو اللہ تعالی بخشے اور دوزخسے خلاصی پاوے
لیکن ای گنہگارو یہان رونا تمہارا کچہ فائدہ نکریگا منصور بن عمار رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ مالک دوزخکا
جو داروغہ ہی اوسکے اتنے ہاتہ اور پاون ہین کہ جتنے دوزخ مین دوزخی ہین اور وہ ہر ہاتہ اور پاون سے
دوزخیونکو دوزخ مین اوٹہائے بٹہائے گا ہر ایک اونگلی سے طوق اور زنجیر پہنا ویگا جسوقت کہ مالک دوزخکی
طرف ڈرانی صورت سے دیکہتا ہی تو آگ مارے دہشت مالک کے آپسمین ایک دوسریکو نگل جاتی ہی اور
دوزخ مین اونیس موکل ہین وہ بڑے بڑے عذاب کرنیوالے ہین اور حرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بہی
اونیس ہین بس جو شخص صدق دلسے اور ساتہ قلب خالص کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہیگا تو اللہ تعالی
اون اونیس موکلونسے بچائیگا لکہا ہی کہ مالک دس ہزار کافر کو ایک ایک اونگلی سے عذاب کریگا اور اوسکی
آنکہونسے اور موںہہ سے شعلے آگ کے نکلتے ہین اور اوسکا جسم اسقدر چوڑا ہے کہ ایک مونڈہے
سے دوسرے مونڈہی تک سو برس کا فاصلہ ہی اور اوسکے دل مین اللہ تعالی نے رحم

نہین پیدا کیا کہ بندونپر عذاب سے رحمت کرے اور اوسکے دل مین ذرا ترس نہین ہی پھر مالک اونیس ہو گلونسے کہیگا کہ اس گروہ شقی کو اللہ نے بہیجا ہی دوزخمین ڈال دو روایت ہی کہ جسوقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت دوزخمین پڑیگی تو ہر ایک لا آلہ الا اللہ کہیگا یہہ کلمہ سنتے ہی اگ دوزخکی سرک جاویگی پھر مالک ترش رو ہوکر کہیگا کہ ای آگ ان لوگونکو پکڑکے لیجا تو کیون سرک گئی اگ پکاریگی ای مالک بھلا مین کسطرح پکڑون یہہ تو کہتے ہین لا آلہ الا اللہ مالک کہیگا سچ ہی لیکن اللہ تعالی کا حکم یون ہی ایسا امر ہوا ہی کہ یہہ لوگ گناہ کبیرہ کرکے مرگئے تہی غرض کہ پھر اونکی موںہہ سے کلمہ بہی نہ نکلیگا پھر دوزخکے موکل کسی کی ٹانگ اور کسیکا موںہہ کسیکی چوٹی اور کسیکا سر پکڑکے دوزخمین ڈالینگے پھر وہ آگ کسیکو قدم تک بعضے کو زانو تک اور بعضے کو ناف تک اور بعضے کو حلق تک کہا جائیگی جسوقت اگ اونکے جسم مین اگےگی تو غیب سے آواز آئیگی کہ انکے ماتھی اور دل کو مت جلائیو کہ انھون نے رحمان کو سجدہ کیا ہی اور رمضان مین روزے رکھے ہین کہ انکے دل پیاسے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دوزخی اسقدر جلینگے کہ سر اونکے سوجکر پہاڑون کے برابر ہوجاوینگے اور بے عقل ہونگے اور آنکہونسے نہ دیکہینگے اور چمڑا بہی اونکے بدن کا سوجکر کئی گز کا موٹا ہوجائیگا نہ موت اونکو ہوگی نہ حیات اور اونکے پیٹ مین سانپ اور بچہو آگ کے ہونگے جسوقت کہ وہ کاٹینگے اور اگ اونکو کہائیگی تو مانند آواز گدہے کے فریاد کرینگے پھر فرشتے موگریون سے سر کوٹینگے حضرت صلعم نے فرمایا کہ اہل دوزخ پکارینگے کہ ای پروردگار ہمارے گہیر لیا ہمکو آگ نے اور ہمنے تنگ مکان پایا اور ہم اگ مین لیجاتے ہین اور ہمپر بڑا عذاب ہے یہہ ہرچند شکوہ کرینگے ذرا رحم نہ ہوگا اگر صبر کرینگے فرحت نپائینگے اور اگر پکارینگے کوئی جواب نہ دیگا پھر کہینگے الہی ہم اپنی سزا کو پہونچے اور ہم قوم گمراہ تھے اور امت محمد صلعم مین سے تھے تو ہمپر عذاب تخفیف کر پھر کچہہ جواب نہ آویگا روایت ہی کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دوزخمین ایک پہاڑ کہ نام اوسکا صعود ہے اوسکی ستر برس کی چڑہائی ہے فرشتے اوسپر دوزخیونکو چڑہاوینگے پھر اونکو اوسکے اوپر سے گرادینگے اسیطرح ہزار برس تک عذاب ہیگا پھر دوزخ والے پانی کے واسطے چلائینگے کہ ہمارے جگر کو آگ کہاگئی الہی ہمارے واسطے ایک ابر بہیج کہ پانی برسے پھر اونکو ابر معلوم ہوگا اوسمین سے سانپ اور بچہو برسینگے پھر ہزار برس کے بعد فریاد کرینگے کہ الغیاث یعنی ہمکو پانی ملی پھر ایک ابر سیاہ نمودار ہوگا تو دوزخی جانینگے کہ اب مینہ برسیگا بعد تھوڑی دیر کے سانپ مانند گردنون شتر کے برسینگے جب وہ سانپ اونکو کاٹینگے اونکا زہر ہزار برس تک رہیگا لکہا ہے کہ ساکنان دوزخ مالک کو پکارینگے وہ ہزار برس تک جواب نہ دیگا پھر کہینگے کہ ای پروردگار ہمارے ہمنے مالک کو پکارا کچہ جواب نہ دیا پھر پکارینگے

اے مالک کباب ہوگئی دل ہمارے ہمکو خنک پانی پلاؤ پھر مالک اونکو آب حمیم پلاویگا تو منھ جہلس جاویگا اور منھ کا گوشت گر پڑیگا اور جسوقت وہ گرم پانی شکم مین جائیگا تو انتڑیان کٹ کٹکر باہر نکل پڑین گی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ یعنی ہمنے تیار کی ہی واسطے ظالمونکے آگ وہ آگ اونکو چارونطرف سے پکڑیگی یعنی مانند قنات کے گھیر لیگی اور اگر فریاد کرینگی پیاس سے فریاد کو پہونچے جاوین کے ساتھ اوس پانی کے مانند تانبے گلے ہوے کے وہ پانی اونکی منھ کو بھون ڈالیگا اور برا پانی ہی اور بری جگہہ ہی آگ کی اور اگر کھانے کی فریاد کرینگے تو طعام زقوم ملیگا جسوقت کھائینگے تو دماغ اور منھ سے آگ کے شعلے نکلین گے اور دوزخی اندھے گونگے بہرے ہوجائینگے یعنی کوئی کسیکو نہ دیکھیگا اور کوئی کسیکی فریاد کو نہ پہونچیگا اور تمنا کرینگے موت کی تو اونکو موت بھی نہ آویگی حضرت نے فرمایا بعضے لوگ میری امت کے سات ہزار برس کے بعد دوزخ سے جلکر نکلین گے یہہ وہ لوگ ہونگے کہ جنھون نے اپنے بدنکا گوشت حرام کھانے سے موٹا کیا ہے اور یہہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنے دین کو لہو لعب مین اندر لائے ہین اور کپڑا حریر ریشمی پہنتے ہین مگر خدا کی بندگی سے بیزار ہین اور یہ وہ عالم ہونگے کہ علم پڑھکر عمل نہین کرتے اور دنیا کمانے کے واسطے علم پڑھتے ہین حدیث مین آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اتنے پیاس عالمون بے عمل کی مثال خچر کے ٹھہرائی جاویگی دوزخ مین ایسی عالم کو قرآن مین خدا نے گدہا کہا ہی اور پھر وہ لوگ ہونگے کہ آخرت سے غافل تھے اور دنیا کے کام مین بہت ہشیار اور حدیث مین لکھا ہی کہ ہر عضو دوزخیون کا دوزخ مین علیحدہ ہوجائیگا اور دوزخ مین ایک مکان کہ نام اوسکا ویل ہے اوسمین کنوان عذاب کا ہے یہہ اونکے واسطے ہی کہ جو کم تول کے خلق کو دیتے ہین اور وہ ویل ہی اونکے واسطے جو اپنی نمازون سے بیخبر ہین یعنی جو شخص نماز تنگ وقت مین پڑہتے ہین چنانچہ اللہ تعالیٰ کلام مجید مین فرماتا ہی فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ یعنی پس عذاب ویل ہی اون نمازیون کیواسطے جو اپنی نمازون سے بیخبر ہین یعنی نماز کبھی پڑھتے ہین اور کبھی نہین پڑہتی اور وہ ویل اونکے واسطے ہی جو اپنے قول و قرار کو توڑتے ہین اور ہر ایک قرار توڑنیوالا آگ کی سولی پر چڑہایا جاویگا اور کان اور ناک سے پیپ نکلی گی جیساکہ کافر عذاب سے پناہ مانگین گے ویسا ہی توڑنے والے بھی قول قرار کے عذاب سے امان طلب کرینگے اور حضرت نے فرمایا ہی کہ ایک گروہ دوزخ مین پڑیگا کہ پیٹ اوسکا سو جگہ پھٹکے برابر ہوجائیگا اور وہ گروہ طوق و زنجیر مین جکڑا ہوگا جسوقت وہ لوگ ارادہ اوٹھنے کا کرین گے شکم کے بوجہ سے گر پڑین گے اور گرز کے مارے جائین گے وہ گدہون کے طرح چلائین گے

پھر وہ لوگ ہونگے کہ بیاج اور سود کھاتے ہین پھر ایک گروہ اور دوزخمین پڑیگا کہ نیچے کا ہونٹھ پاؤن پر پڑا ہوگا اور اوپر کا ہونٹھ سر پر ہوگا اور اونکے مونھو نسے پیپ اور لھو بھتا ہوگا اور دوزخکے پیاس ونکو آب حمیم پلایا جاویگا یہہ وہ لوگ ہونگے کہ جھوٹی گواہیان دیتے تھے پھر ایک قوم پڑیگی کہ فرشتے آگ کی چھڑیان مارینگے اور کالا دھوا آگ سے جلا ہوا اونکے بدن سے نکلیگا اور اسقدر گندہ کی سی بو اونکے بدن سے نکلے گی کہ سارے دوزخی اوس بدبو سے گھبرائین گے وہ بھی مثال گدہون کے چلائینگے یہہ وہ لوگ ہین کہ ناحق خون کرتے تھے اور دوزخ مین ایک جنگل ہی اوسمین ایک گروہ قید ہوگا اونکو گندگ کے کپڑے پہنائے جاوینگے اور بدن سے انگارے نکلینگے اور اونکا سر لوہے کی موگریون سے کوٹا جائیگا یہہ وہ لوگ ہین کہ اپنے مان باپ کو ستاتے تھے اور ایک گروہ دوزخمین ہوگا کہ اونکے پیشاب کی جگہہ سے آگ نکلا کرگی اور اونکے گلے اور پاؤن مین طوق اور زنجیرین پڑی ہونگی اور وہ فریاد کرینگے کہ ہاے کوئی بچانے والا ہے ہاے کوئی رحم کرنیوالا ہے ہاے کوئی بخشنے والا ہی یہہ وہ لوگ ہونگے کہ زنا اور حرام کرتے تھے اور بی بیونکو ناخوش رکھتے تھے اسواسطے کہ حدیث سے ثابت ہی جو شخص نامحرم عورت کو قصداً دیکھے آنکھہ سے زنا ثابت ہوجاتا ہی مسلمان مرد اور عورتکو چاہئیے کہ سوا اپنے محرم کے اور کسیکو آنکھہ سے نہ دیکھین کہ بہت منع ہی چنانچہ خود اللہ تعالی اس بات سے ہمارے حضرت کو تاکید فرماتا ہی کہ قُل لِلمُومِنِینَ یَغُضُّوا مِن اَبصَارِھِم وَیَحفَظُوا فُرُوجَھُم ذٰلِکَ اَزکٰی لَھُم اِنَّ اللّٰہَ خَبِیرٌ بِمَا یَصنَعُونَ ۝ وَقُل لِلمُومِنَاتِ یَغضُضنَ مِن اَبصَارِھِنَّ وَ یَحفَظنَ فُرُوجَھُنَّ وَلَا یُبدِینَ زِینَتَھُنَّ ۝ج یعنی ای محمد تو ایمان والے مردونسے کھدے کہ اپنی آنکھونکو نامحرم عورتونکے دیکھنے سے چھپاوین اور بچاوین اپنے سترون کو حرامکار یسے ان آنکھون کو چھپانا نامحرم سے اور حرامکاریسے بچنا اونکے واسطے بہت اچھا ہی بیشک اللہ تعالی تو خوب خبردار ہی جو کچھہ تم فعل کرتے ہو اور ای محمد عورتونسے بھی کھدے کہ وہ بھی اپنی آنکھونکو نامحرم مردونکے دیکھنے سے چھپاوین اور اپنے شرمگاہونکو حرامکاریسے بچاوین اور اپنا بناؤ سنگار کسی پر ظاہر نکرین اَلَّا لِبُعُولَتِھِنَّ مگر اپنے خاوندونکے واسطے بناؤ سنگار کرنا مضایقہ نھین اور حدیث مین آیا ہی کہ چالیس برس تک چھوڑنیوالا نماز کا عذاب کیا جاویگا اور حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہی اوسکا حشر فرعون اور ہامان اور قارون اور اُبَیّ بن خلف کے ساتھہ ہوگا یعنی جو ان کافرونکا حال ہوگا وہی حال بی نمازیونکا اونکے ساتھہ ہوگا روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلعم نے کہ جب قیامت قایم ہوگی تو ایک سانپ دوزخ سے نکلیگا کہ نام اوسکا حریس ہے سر اوسکا ساتوین آسمان پر

ہوگا اور دُم اوسکی تحت الثریٰ مین ہوگی حضرت جبرئیل ؑ اوس سے پوچھین گے کہ ای جبرئیل تو دوزخ سے
کیون نکلا ہے وہ کہیگا مجکو محمدؐ کی امت مین سے پانچ گروہ درکار ہین اوّل تو چھوڑنیوالا نماز کا دوسرا نہ دینے والا
زکوۃ کا اور تیسرا پینے والا شراب کا اور چوتھا کہانیوالا بیاج کا اور پانچوان جو کہ دنیا کی باتین مسجد مین
کرتا ہی پس وہ سانپ ان پانچون گروہ کو اپنے موںھہ مین لیکر دوزخ مین پھر جاویگا نعوذ باللہ منھا
روایت ہی کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق حضرتؐ فرمایا کہ قیامت کے دن لایا جاویگا
اسطرح پینے والا شراب کا کہ اوسکی گردنین کوزہ شراب کا اور اوسکی ہاتھہ مین طنبور ہوگا پھر وہ آگ کی
سولی پر دہر لجائیگا اور ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ فلانے شخص کا بیٹا ہی شراب پیا کرتا تھا اوسکو دوزخ مین
خوب جلاؤ پھر اوسکی موںھہ سے اسقدر بدبو آویگی کہ ساری دوزخی مارے بدبو کے خدا سے فریاد کرینگے
الٰہی ہم اس بدبو سے گھبراتے ہین ہمارا دماغ سڑا جاتا ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ جب اہل
دوزخ مین پڑیگا بعد ہزار برس کے پکاریگا کہ مین پیاسا ہون مالک اوسکو اسّی برس تک جواب نہ دیگا
اوسکو بدن کا پسینا زیادہ تر آویگا اور ایذا بہت دیگا پھر پکاریگا الٰہی یہہ پسینا مجہ سے دور کر کہ سڑی بو
آتی ہے وہ پسینا اوسکی بدن سے ہرگز دور نہوگا اوسکو اسقدر آگ کہاویگی کہ تمام بدن اوسکا خاکستر
ہوکر نیا طیار ہوتا رہیگا تمام ہڈیان اوسکی آگ ہوجائیگی پھر اوسکے گلےمین بھاری طوق ڈالا جائیگا اور
دوزخکی زنجیرون سے مشکین بندہینگی پھر وہ شرابی پانی مانگے گا آب حمیم ملیگا پھر اوسکو آگ کے صندوق مین
ہزار برس قید کرین گے پھر اوسکو نکالکر طرح طرحکا عذاب کرین گے پھر وہ فریاد کریگا کہ ہائے مین
پیاسا ہون میرا جگر بھن گیا پھر اوسکو ایک سانپ آگ کا نگل جائیگا پھر وہ دوزخ مین کھڑا ہوگا پھر
اوسکے سرپر تاج آگ کا رکھین گے حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخ مین ایک جنگل ہی نام اوسکا ہبہب
ہی اوسمین اوسکو کھڑا کرین گے پھر اوسکو چھڑیان مارین گے پھر وہ شرابی حضرتؐ کو پکاریگا وا محمداہ
یا محمد صلعم میری فریاد کو پہونچیے عجب طرحکا مجہپر رنگ برنگ عذاب ہو رہا ہی مین آپ کی امت مین تھا پھر
جناب پیغمبرؐ اوسکی آواز سنینگے اوسیوقت درگاہ الٰہی مین عرض کرینگے خداوندا مینی اپنی امت سے
ایک شخص کی آواز دوزخ کی طرف سے سنی ہی شاید میرے امت مین کا کوئی جلتا ہی اور عذاب اوسپر
ہوتا ہی اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماویگا ای محمدؐ ہان تیری امت کا یہہ شخص ہے مگر شراب پیتا تھا اور نشہ کی
حالتمین مرگیا تھا پس مینی اوسکو حالت مستی مین اوٹھایا جو کوئی جس خیال مین مریگا اوسی خیال مین
اوسکا حشر ہوگا پھر جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرینگے خداوندا اسکو ہمیشہ عذاب ہوگا یا دوزخ سے
نکالا جائیگا جناب ارحم الراحمین فرمائیگا کہ وہ اپنی سزا کو پہونچگیا اب وہ دوزخ سے

نکلے گا کسواسطے کہ میری توحید اور تیری رسالت کا اقرار کرتا تھا اسنے شرک نکیا تھا مگر شراب مین گرفتار
تھا دل مین اسکے نور ایمان کا تھا اسواسطے مینے اسکو بخشا پھر حضرت صلعم بھی اوسکی شفاعت کرین گے
وہ شخص دوزخ سے نکلے گا اور بہشت مین داخل ہوگا جو شخص کفر اور شرک سے توبہ کریگا اگرچہ گناہ کے
سبب سے دوزخ مین پڑیگا لیکن انجام اوسکا بخیر ہی مشرک کو اللہ تعالے ہرگز نہ بخشیگا غرض کہ اسیطرح سب
گناہ کبیرہ کا عذاب جدا جدا مقرر ہے اللہ تعالے سارے عذابون سے پناہ مین رکھے عبد اللہ
بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے گنہگار لوگ ہزار برس کے بعد
دوزخ مین جلکر پکارین گے یا اللہ پھر ہزار برس کے پیچھے ندا کرینگے یا قیوم پھر ہزار برس کے بعد امت
کے لوگ کہینگے یا رحمن پھر ہزار برس کی بعد چلاوین گے یا رحیم پھر ہزار برس کے پیچھے پکارین گے
یا حنان پھر ہزار سال کے بعد آواز کرینگے یا منان پھر اللہ تعالی کا حکم جبرئیل ع کو پہونچیگا کہ ای جبرئیل آتش
دوزخ نے گنہگار امت محمد ص کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے عرض کرینگے الہی اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یعنی تو
خوب غیبونکا حال جانتا ہے اور تو دانا اور بینا ہی اونکے حال سے کچھ میرے کہنے کی احتیاج نہین ہے پھر
جناب ارحم الراحمین کہیگا ای جبرئیل جا اور دیکھہ کیا حال ہے اونکا وقت ہمارے رحم کا ہے پھر جبرئیل ع
حکم رب جلیل کا سنتے ہی مالک کے پاس جاوینگے مالک دوزخ اونکی تعظیم کو اوٹھیگا اور پوچھیگا کہ ای جبرئیل
اس مقام قہر پر کسواسطے آئے ہو تمہاری صورت رحم کی ہی اور میری صورت قہر کی ہی جبرئیل کہینگے
بھلا تو نے گنہگار امت محمد ص کی ساتھ کیا معاملہ کیا ہے وہ جواب دیگا اونکا تو برا حال ہے اور تنگ مقام
مین ہین آگ اونکی ہڈیون تک کو کہا گئی گوشت پوست کچھ باقی نرکہا لیکن منہہ اور دل اونکا سلامت
رکہا ہی کہ اوسمین ایمان تھا پھر جبرئیل کہینگے اے مالک بھلا تو حجاب میرے سامنے سے دور کر کہ
مین بھی تو اونکا حال دیکھون پھر حجاب دور ہوگا جبرئیل ع دوزخیونکی طرف دیکھین گے کہ برا حال
ہے جسوقت دوزخی جبرئیل ع کو دیکھین گے تو سب کہین گے سبحان اللہ کیا اچھی صورت کا
فرشتہ آیا ہی یہہ فرشتہ ہمکو عذاب نکریگا پھر دوزخی مالک سے پوچھین گے کہ یہہ خوبصورت فرشتہ
کون ہی مالک کہیگا کہ جبرئیل ع امانت دار خدای کریم ہے محمد ص پر یہی وحی لاتے تھے اب تمہارے دن
مخلصی کے قریب آئے پس جسوقت دوزخی نام محمد ص کا سنین گے تو سب بے اختیار چلاوینگے یا محمد ص
آہ پھر سب آبدیدہ ہوکر کہین کے ای جبرئیل ع ہمارا سلام محمد ص پر پہونچاؤ اور ہمارے احوال زبون سے
آگاہ کرو کہ یا رسول اللہ آپ ہمکو بھول گئے اور آپ دوزخ مین ہمکو چھوڑ گئے ہم کئی ہزار برس دوزخ مین
جلے یہہ حال سنتے ہی جبرئیل ع درگاہ الہی مین حاضر ہووین گے اللہ تعالی فرمادیگا اے جبرئیل ع

تو نے کسطرح محمدؐ کی امت کا حال دیکھا عرض کرینگے یارب تو اونکے حال سے خوب واقف ہے
وہ تنگ مکانمین ہین سارا بدن اونکا آگ کا ہو گیا ہے پھر پوچھیگا کہ کچہ تجہ سے امت محمدؐ نے سوال بھی
کیا ہی عرض کرینگے کہ ہان محمدؐ سے کہا ہے کہ ہمارا اسلام محمدؐ پر پھونچاؤ اور ہمارے زبون حال سے
واقف کرو پھر خدا تعالی فرماویگا کہ جا محمدؐ کو امت کے حال سے مطلع کیا جبرئیل یہ فرمان سنتے ہی
جھٹ پٹ حضرتؐ کے پاس حاضر ہونگے روایت صحیح ہے کہ اوسدن حضرتؐ بہشت در خشندہ نور
کے تخت پر ایک موتی کے خیمہ مین بیٹھے ہونگے اور اوس خیمے کے چار ہزار دروازے
سنہرے ہونگے پھر جبرئیلؑ رو کر عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ مین آپکے امت گنہگار کو
دوزخمین جلتا دیکھہ آیا ہون کبیرہ گناہ کرکے مر گئے تھے اسلیئے عذاب دوزخمین گرفتار ہین
آپ کو سب نے سلام کہا ہے اور پکار رہے ہین کہ یا محمداہ جناب پیغمبرؐ بے اختیار رو کر کہینگے
کہ لبیک یا امتی یعنے ای امت میری مین حاضر ہون پھر حضرتؐ عرش معلی کے تلے تشریف
لائینگے اور سارے پیغمبر اور آپ کی امت کے متقی لوگ پشت مبارک کی طرف کھڑے
ہونگے پھر اللہ تعالی کی اسقدر حمد وثنا بیان کرینگے کہ ایسے حمد وثنا کبھی نہ کہی ہوگی پھر حضرتؐ
حمد وثنا بیان کرتے ہوئے سجدہ مین گر پڑینگے بعضے کہتے ہین کہ سات دن تک سجدہ مین
رہینگے اور بعضے کہتے ہین کہ چودہ دن تک سجدہ مین پڑے رہینگے پھر حق تعالے جلشانہ
فرماویگا ای حبیب میرے تو اپنے سر کو اوٹھا اور ہم سے سوال کر کہ مین قبول کرونگا پھر حضرتؐ
روتے ہوئے عرض کرینگے کہ الہی میری امت کے لوگ دوزخمین جل گئے اور اپنی سزا کو پہونچے
الہی اونکو دوزخ سے نکالکر بہشت مین داخل کر جناب الہی فرماویگا کہ ہمنے تیری شفاعت قبول کی تو اب
جا اور اونکو میرا اسلام پھونچاؤ اور نکال دوزخ سے جس کسینے صدق دل سے کہا ہو لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبرون اور متقیون کے
ساتھہ دوزخکی طرف جائینگے جسوقت مالک چہرۂ مبارک کو مشاہدہ کریگا اوسیوقت تعظیم کیواسطے
منبر سے اوتریگا حضرتؐ پوچھینگے ای مالک میری امت کا کیا حال ہے عرض کریگا کہ برا حال
ہے اور تنگ مکان کے عذاب مین مبتلا ہین پھر حضرتؐ مالک سے دروازہ کہلوا دینگے سارے
دوزخی پیغمبرؐ کو دیکھکر چلا اوٹھینگے کہ یا رسول اللہ آگ نے ہمارے بدنکے گوشت اور ہڈیون کو خوب جلایا
اور بعضے لوگ کہینگے کہ یا رسول اللہ آگ دیکھی کہ ہم زانو تک جل گئے کوئی پکاریگا یا رسول اللہ
ہمکو دوزخ نے اسقدر جلایا کہ تمام ہڈیان ہماری آگ کی ہو گئین کوئی پکاریگا یا نبی اللہ ہم سینے

تک جل گئے کوئی بولیگا کہ یا محمدؐ ہم سر سے پانون تک جل گئے دوزخمین یارسول اللہؐ کیا آپ ہمکو
بھول گئے تب حضرتؐ عذر کرینگے کہ ہمکو تمہارے حال سے خبر نتھی پہر حضرتؐ سبکو دوزخ سے
نکالینگے سب کا بدن مثل کوئیلے کے کالا ہوگا پہر آپ سبکو لیجاکر ایک درخت کے تلے کہڑا کرینگے
اوس درخت کی جڑ سے نہر الحیات جاری ہوگی اوسمین سبکو غسل لوادینگے جسوقت وہ لوگ
نہر الحیات سے نہاکر نکلینگے تو بدن اونکا مانند چودہوین رات کے چاند کی چمکتا ہوگا لیکن پیشانی پر
لکہا ہوگا کہ ہم قوم جہنمی ہین آزاد کئے ہوے رحمن کے یعنی اللہ تعالی نے اونکو ابہی دوزخسے آزاد
کیا ہے پہر سب بہشت مین داخل ہونگے بہشتی اونکو دیکہکر آپسمین چرچا کرینگے کہ شاید انکو اللہ تعالی نے
دوزخسے نکالا ہے کہ انکی پیشانی پر لکہا ہے کہ ہم قوم جہنمی ہین جہنم سے آزاد کیے گئے ہین تو یہہ خطاب
اونکو برا معلوم ہوگا عرض کرینگے الٰہی جسطرح تو نے ہمکو دوزخ سے آزاد کیا ہے اسیطرح ہم امیدوار
ہین کہ یہہ خطاب بہی ہمارا ہم سے دور ہو پہر اللہ تعالی اوس لکہے کو اونکی پیشانی سے دور کریگا
پہر کوئی نکہیگا کہ یہہ لوگ دوزخ سے آئے ہین جسوقت کافر دیکہینگے کہ یہہ قوم مسلمان دوزخ سے
نکلکر بہشت مین گئے تو سب بول اوٹہینگے ای کاشکے ہم بہی ایمان دار مسلمان ہوتے تو ہم
بہی اسیطرح دوزخسے نکلکر بہشت مین جاتے ابدالآباد دوزخمین نرہتے انسؓ سے روایت ہے
کہ قیامت کے دن موت ابلق بہیڑ کیصورت پر لائی جائیگی اور بہشت والونسے کہا جائیگا کہ تم
اسکو پہچانتے ہو سب بولینگے کہ البتہ ہم پہچانتے ہین کہ یہہ موت ہے پہر موت کو دوزخکی طرف کرکے
کافرون کو دکہلاوینگے اونسے فرشتے کہینگے کہ تم پہچانتے ہو کہ یہہ کون ہے کافر کہینگے
کہ ہان یہہ موت ہے پہر موت کو درمیان جنت اور دوزخ کے ذبح کرینگے تب فرشتے جنت
کیطرف متوجہ ہوکر کہینگے ای اہل بہشت اب تم ہمیشہ بہشت مین چین وآرام کرو اب تمکو کچہ
خوف ہی نرنج اب تمہاری موت بہی ذبح ہوئی اب کبہی تمکو موت نہ آویگی سب پکار کر بولینگے
کہ الحمد للہ ہمکو اللہ تعالی نے بہشت کا وارث کردیا جو وعدہ ہمارے رب نے ہم سے
کیا تہا پورا ہوا پہر ملائک دوزخکی طرف اپنا موہنہ کرکے کہینگے ای دوزخیو تمہاری موت
ذبح ہوئی ہے اب تمہاری موت کو بہی موت آئی اب تم ہمیشہ دوزخ مین پڑے رہو تم کافر اور
مشرک تہے بہشت تمپر حرام ہی اب تم پکارو اونکو جنکو تم دنیا مین سوا خدا کے مدد کے واسطے
پکارتے تہے اور بلاؤ اونکو جنکو خدا کا شریک ٹہراتے تہے پہر کافر کچہ جواب ندینگے جب
سارے کافر یہہ طعنہ تشنیع سنینگے تو مایوس ہوکر کہینگے اب ہماری آس دوزخ سے

نکلنی کی نہین ہی پھر اللہ تعالی کیطرفسی آواز سنین سےگے کہ جیسی تم ہمکو اور آج کے دنکو دنیا مین بھول گئی تھے
اب ہمنے بہی تمکو فراموش کیا پھر دروازہ دوزخکا بند ہوجاویگا کبہی نہ کہلیگا الٰہی مسلمان کرکے دنیا سے اوٹہانا
اور اپنے قہر سے بچانا حدیث مین روایت ہے کہ جب جہنم کو قیامت کے دن کہڑا کرینگے تو سارے پیغمبر اپنی امت
کے ساتہہ اوسکے کنارے کہڑے ہونگے اور سبکے نامہ اعمال ہاتھہ مین دیئے جاوین گے اور جب دوزخکو دیکھینگے
اور اوسکی آواز کو پانسو برس کی راہ سے سنین گے تو ہر شخص کہہ اوٹھیگا نفسی نفسی یہانتک کہ خلیل اللہ اور
کلیم اللہ بہی نفسی نفسی بول اوٹھین گے ہر پیغمبر اپنی اپنی امت سے کہیگا کہ ہمکو طاقت بخشانے کی نہین ہے ہم اپنی
حالمین خود گرفتار ہین پھر ہمارے حضرت بولین گے امتی امتی اسی وقت آگ اونکے نزدیک آویگی تو جناب پیغمبر
فرماوین گے کہ ای آگ طفیل نماز یونکے اور طفیل صدقہ دینیوالونکے اور طفیل روزہ دارونکے ان لوگونکے پاس سے
چلی جاوہ نہ جاویگی پھر جبرئیل کہین گے کہ رسول اللہ یون کہتی ہین کہ ای آگ تصدق رونیوالونکی اور طفیل توبہ کرنیوالونکی
انکے پاس سے چلی جا جب حضرت اسطرح سی کہین گے پھر وہ آگ چلی جاوے گی اور حدیث مین آیا ہی کہ
بعضی گنہگارونکو جو دنیا مین خوف الٰہی سے روتے ہین اونکو کنارے دوزخکے کہڑا کرینگے اور آگ قصد جلانے کا
کریگی پھر فرشتے اوسیوقت اون گنہگارونکے آنسوونکو لاکر آتش دوزخ پر چہڑکین گے وہ آگ فی الفور ٹہنڈی ہوجاوے
گی اور لکہا ہی کہ ایک شخصکو ملائک پکڑکر دوزخکی طرف لیجاوینگے وہ بندہ اپنے رب سے کہیگا کہ یارب تیرا رسول فرمایا
کرتا تھا کہ جو کوئی روتے خوف خدا سے یہانتک کے ایک بال بہی تر ہوجاوے تو اللہ تعالی دوزخکی آگ سی بچاویگا الٰہی تو دانا
بینا ہے کہ مین دنیا مین تیرے خوفسے خالی مکانمین رویا کرتا تھا مجکو دوزخمین ڈالنا آگے تو مختار ہی اور تیرا رسول برحق ہے
پہر اوسکو اللہ تعالی رونیکی برکت سے بخشدیگا اسیطرحسی بہت حکایتین حدیث مین آئی ہین مسلمانونکو چاہئی کہ جناب
الٰہی مین گریہ کرتے رہین اور اوسکے فضل و کرم کے امیدوار رہین اللہ تعالی اپنی حبیب کے طفیل سے بخشدیگا الٰہی تو اپنی فضل و کرم
سے سب مسلمانونکو کفر اور شرک سے بچائیو اور مین تیری درگاہ مین یہہ مناجات کرتا ہون قبول فرمائیو بطفیل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ
واصحابہ وسلم کے کہ جسکی شفاعت کے امیدوار ہم سب گنہگار ہین آمین یارب العالمین

مناجات

الٰہی اپنی نبی کا مجھی زوار رکھیو
الٰہی مجکو بچانا تو شرک و بدعت سے
یہی مین کہتا ہون تجہ سی نبی اور
بچانا مجکو خدا کبر اور تکبر سے
الٰہی مجھہ سیدا اپنی رکہہ نگاہ کرم

حریم کعبہ کا اپنی مجھی حصار رکھیو
نہ راہ مجکو ضلالت کی زینہار دکھیو
کہ فاسقونکا نہ تو مجکو کاروبار دکھیو
بہت تو مجکو سنگین عجز و انکسار رکھیو
تو مجکو راہ محمد کا استوار رکھیو
الٰہی مجکو خوشی نفس کی خطاؤنکو

نگاہ رکھیو مجھی ای خدا گناہونسے
الٰہی مجکو تو عابد یہی ہی مردم
بچانا مجکو تو حق کا شیطان
الٰہی مجکو گرفتار ہون گناہونمین
الٰہی عشق مجازی سے مجکو
بچانا اپنی محبت کا بیقرار دکھیو

الٰہی مجکو گناہونکا تو نہ بار دکھیو
کہ مجکو شہر مدینہ بہی ایکبار دکہیو
نہ راہ مجکو تو شیطانکی خار دار دکھیو
نہ راہ مجکو بدونکی تو زینہار دکھیو
تو عشق حقیقی کی ابہار دکھیو

تمام شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد پروردگار خالق جنت و نار اور نعت احمد مختار شفیع امت گنہگار کے سب مومنین خاص و عام پر ظاہر ہو کہ پہلے اس خاکسار مطلق فیاض الحق ساکن قصبہ محمدی کے رہنے والے نے ایک رسالہ قیامت نامہ شدائد دوزخ مین معتبر حدیثون سے انتخاب کر کے موجب خواہش ایک دوست باصدق و صفا محمد رضا کے لکھا تھا سو اوسکو پڑھکر اکثر مرد اور عورتون نے گناہون سے توبہ اور استغفار کیا پھر ایکدن دوست ممدوح نے اس عاجز سے ارشاد کیا کہ اب ایک رسالہ مختصر بہشت کی نعمتون کا مع کیفیت دیدار خدا زبان ہندی سلیس مین ایسا جمع کرو کہ مسلمان سنکر خوش ہو جائین کیونکہ جہان حال نذیر کا بیان کیا ہے وہان بشیر کا بھی چاہئے اسواسطے بموجب فرمایش دوست موصوف کے قران اور حدیث اور روایات صحیحہ سے استنباط کر کے سن ۱۲۶۵ بارہ سو پینسٹھ ہجری مین اس رسالیکو تالیف کیا کہ جو مسلمان اسکو پڑہین بعد میرے واسطے دعا خیر کرین کہتے ہین کہ جب حضرت رسول کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم جناب باری کے حکم سے اپنی امت گنہگار کو دوزخ سے نکالکر نہر الحیوۃ پر لیجائینگے تو اوسمین غوطہ دلوائینگے جب اوس سے نکلینگے تو اون سبکا بدن سرخ مثل کندن کے چمکتا ہوگا اور بسبب خوشبو کے مہکتا ہوگا پھر اللہ تعالی کا حکم رضوان بہشت کے داروغہ کو ہوگا کہ تو امت محمدی صلعم کے واسطے کئی لاکھ براق بہشت سے لیکر نہر الحیات کے پاس لیجا یہ فرمان سنکر محمد رضوان ملائکہ بہشت سے ارشاد کریگا کہ تم سب براقونکو سجکر نہر الحیات کے پاس لیجاؤ اور امت محمد صلعم کو سوار کر کے بہشت کے دروازے پر پہونچاؤ غرضکہ لاکھون فرشتے براقونکو جواہرات سے

زین سے آراستہ کر کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین لا دینگے اوسیوقت
آپ اپنی تمام امت کو سوار کرائینگے اور آپ خود تخت رفرف پر سوار ہو کر سب کے آگے آگے چلینگے
اور ہر طرف سے ملایک نورانی جلوس مین ہو کر طرّقوا طرّقوا پکارتے ہونگے اور ہر ایک عورتین بنا زکندرانی والیان
اپنے خاوندکے مطیع نوہ کے ہودجمین بیٹھکر اپنے اپنے خاوندون کے ساتھہ بہشت کیطرف چلینگی اور
اوس جلوسمین ہر مرد اور عورت کے سر پر چڑیان خوبصورت رنگ والیان اپنی اپنی بولیان بولتی ہونگی اور فرشتے
حاملان عرش تماشا دیکھتے ہونگے جب اسیطرح سواریان کنارے بہشت آکھڑی ہونگی تو رضوان ان
لوگون کے استقبال کے واسطے آئیگا اور کمال خوشی سے یہہ آیت زبان پر لائیگا کہ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ
طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ یعنی سلامتی ہووے اوپر تمہارے تم خوش ہوئے پس داخل ہو
اس بہشت مین ہمیشہ کو یعنی اب کبھی تم نہ نکلوگے یہہ آیت سنکر سب امت محمدؐ کی اپنے پیغمبر صاحب کے
ہمراہ ہو کر بہشت مین داخل ہونگے جب لوگ مکانات اور باغات اور نہرین بہشت کی دیکھینگے تو
مارے خوشی کے یہہ آیت شریف پڑھینگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ
نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ یعنی سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ جسنے سچا کیا
ہمسے اپنے وعدیکو اور وارث کیا ہمکو بہشت کی زمین کا جگہ پکڑین ہم بہشت مین جہان جی چاہے یعنی یہان
ہمکو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہین پس کیا اچھا ہے ثواب نیک عمل کرنیوالونکا پھر کہینگے شکر ہی خداوند
کریم کا کہ جسنے دور کردیا ہم لوگونسے حزن و ملال کو روایت ہے کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے تو اول
اونکو اوس مچھلی کا کباب ملیگا کہ جو ساتون طبقہ زمین کو اپنے پیٹھہ پر اوٹھا رہی ہے اور نام اوسکا کبوتا ہے ہمون
ہے بلکہ ایکدن اوس مچھلی نے جناب باری مین دعا کی تھی کہ ای رب میرے کباب اپنے دوستونکو کھلانا
اوسکے جواب مین حق تعالی نے فرمایا کہ ای مچھلی تیری کلیجی کے کباب اون لوگون کو دونگا کہ جو لوگ کفر
اور شرک سے توبہ کرتے ہین اور پانچون وقت کی نماز پڑھتے ہین اور ماہ رمضان کا روزہ رکھتے اور اپنے
مالونکی زکوٰۃ نکالتے ہین اور مقدور ہوتے حج ادا کرتے ہین یہہ بات سنکر وہ مچھلی بہت خوش ہوئی روایت
ہی کہ جب لوگ بہشت کے اندر جائینگے تو اوس پاس حوض کوثر کی کھڑے ہونگے اور اوس حوض کا
پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور گلاب اور کیوڑے سے
زیادہ خوشبو آتی ہے اور وہ حوض چوگرد جواہرات اور یاقوت سے جڑا ہے اور کٹورے اوسمین سنہری اور روپہلے
تیرتے ہین اون کٹورونمین ایسی چمک ہی کہ جیسی آفتاب کی چمک ہو بلکہ اوسکی چمک سے آنکھہ جھپک جاتی
ہی لیکن اون کٹورونکی طرف سبکی آنکھہ تکتی رہ جائیگی اور وہ حوض اسقدر چوڑا ہے

کہ اگر کوئی تیز رو گھوڑا اسطرف سی اوسطرف کو جاوے تو ایک مہینہ مین پہونچے کتاب ہشت بہشت
مین لکھا ہے کہ حوض کوثر کے اوپر ایک منبر نور کا رکھا ہی اوسپر جناب رسالتمآب بیٹھین گے اور اوس
حوض کے چارون کونون پر چار یار باوقار بھی بیٹھی ہونگی پہلے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کٹورہ حوض سے بھر کر حضرت ابوبکر صدیق کو دین گے اور وہ دوسرے کونے پر حضرت عمر کو حوالہ کرینگے
اور وہ تیسرے کونے پر حضرت عثمان کے پاس پہونچا دین گے اور وہ چوتھے کونے پر حضرت علی کو
سپرد کرین گے پھر حضرت علی حوض کوثر کا پانی سب مومنونکو عطا کرین گے وہ پانی اسقدر ہاضم ہے
کہ جو کوئی ایک بار اوسکو پیوی پھر پیاس نہ لگے اور جو کوئی نشہ کھاوے یا پیوے اوسکو حوض کوثر کا
پانی نہ ملیگا ایک سال اس خاکسار نے اوستاد ناو مولانا محمد معین اسکنہ اللہ تعالی فی اعلی علیین کے
وعظ مین سنا تھا کہ آپ فرماتی تھی کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ
اپنی دولتسرا کیطرف تشریف لئی جاتے تھے آپ نے مخاطب ہو کر اونسی فرمایا کہ قسم ہی اوسکی کہ جسکی
ہاتھ مین محمد کی جان ہے کہ تم بہشت مین اپنا اپنا مکان اسطرح پہچانوگی کہ جیسا تم یہان دنیا مین اپنا اپنا
مکان پہچان لیتے ہو دیوارین اوسکی روپہلی سنہری اینٹون کی بنی ہین اور گارے کی جگہ مشک اور
زعفران لگا ہوا اور کنکریان وہان کی سچی موتی آبدار ہین اور ایک نہر لطیف معلق ہوا پر بہتی ہی اوسکا نام تسنیم
اور بہشت مین بعضی مکان بہشتیون کے معلق ہوا پر بیستون بنے ہین یا دنین کچھ نگینہ موتی کا اور کوئی زمرد
سبز کا اور کوئی یاقوت سرخ کا ہے اور لاکھون محل جواہرات کے تیار ہین اور بہت مکان خدا کے دوستونکے
واسطے ایسے شفاف بلور کے پاکیزہ اور مصفا بنے ہین کہ اندر کی چیز باہر سے اور باہر کی چیز اندر سے
معلوم ہوتی ہے اور ایک ایک محل ساٹھ ساٹھ کوس کا ہے اور بعضی مکان یاقوت کے ستونون کے اوپر
قبون کی طرح ہین اور وہان کے مکانونکی چھت ایسی شفاف ہے کہ لیٹے ہوئے آسمان کے ستارے گن لو اور
نزاکت کا یہہ ڈہنگ کہ ستر تہ کپڑے نیسے رنگت بہشتیونکے بدنکی پھوٹ نکلیگی اور وہان سورج کی روشنی نہ اندھیرا نہ اوجالا
بلکہ عرش کی روشنی ہے صبح صادق کی سی روشنی ہوگی یہہ تعریف سنکے اصحابون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہہ مکان خاص پیغمبر اور شہیدونکو ملین گے یا اور مسلمانون کو بھی میسر ہون گے آپ نے ارشاد کیا کہ جسنے
شرک سے توبہ کی اور پیغمبرونکو سچا جانا اور مسکینونکو کھانا کھلایا اور مسلمانونسے محبت اور اخلاص سے بولے
اور ترش رو نہ ہوئے اور آپسمین خیر چا سلام علیک کا کرتا رہے اور بغض وحسد مسلمانونسے نرکھے اور خدا
کی بلاؤنپر صبر کرتا رہے اور سب لوگ پڑے سوتے ہون اکیلا اوٹھکر تہجد کی نماز پڑھے اور مال اپنا
خدا کی راہ مین خرچ کرتا رہے انہین لوگون کو وہ مکان بہشت مین ملینگے

سے سات بہشت ہین مگر اٹھوین بہشت کے نام مین اختلاف ہی پہلی بہشت چاندی خالص کی بنی ہے
اوسمین جو گنہگار کہ دوزخ سے نکلکر بہشت مین جائین گے وہ رہین گے اوسکا نام دار الخلد ہے اور دوسری
بہشت سونے کی ہے اوسمین مالدار زکوٰۃ نکالنے والے رہین گے اوسکو دار المقام کہتے ہین
اور تیسری بہشت یاقوت سرخ سے طیار ہی وہ اونکے واسطے کہ وہ جو لوگ مصیبت مین صبر
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم کیون فریاد کرین یہ مصیبت اور دکھ تو اللہ ہی کی طرف سے ہمکو ملا ہے
جزع فزع کرنا کیا ہی غرض کہ اوس بہشت کا نام دار السلام ہے اور چوتھی بہشت زمرد سبز کی
بنی ہے اوسمین غازی اور زاہد اور عابد رہین گے اوسکا نام عدن ہے اور پانچوین بہشت فقط
موتیون کی تیار ہی اوسکے اندر عالم باعمل اور حافظ قرآن داخل ہونگے اوسکو دار القرار
بولتے ہین اور چھٹی بہشت فقط سرخ لعل کی مرتب ہی اوسمین شہید لوگ اور موذن بلند اذان دینے
والے رہین گے اوسکا نام نعیم ہی اور ساتوین بہشت نور کی ہے اوسمین اولیاء اللہ جو ہما
ہر وقت خدا کی حضوری مین رہتے ہین درویش توکل کرنیوالے اوسمین استقامت کرین گے اوسکا
نام جنت الماویٰ ہے اور آٹھوین بہشت جو نور علی نور ہے وہ سب بہشتون کے اوپر لمبی
چوڑی ہے اور وہین نور الٰہی کی تجلی نظر آویگی اوسمین ہمارے جناب رسالت مآب صلعم
مع صحابہ اور اہل بیت اور سب پیغمبر لوگ رہا کرین گے اوسکا نام جنت الفردوس ہے بلکہ
حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اپنے رب سے جنت الفردوس مانگا کرو اور ایک ایک بہشتی کا مکان سو
سو منزل تک ہے اور ہر بہشتی کے محل سو سو درجے کے بنے ہین اور ہر درجہ ہیرے اور زمرد اور یاقوت کا
بنا ہے اور ہر ایک درجہ اتنا لنبا اور چوڑا ہے کہ جیسا آسمان اور زمین مین فرق ہے اور بہشت مین ایک
ملک بڑا نظر آویگا چنانچہ اللہ تعالیٰ ہمارے حضرت صلعم سے ارشاد فرماتا ہی اِذَا رَاَیتَ ثَمَّ رَاَیتَ نَعِیمًا
وَّمُلکًا کَبِیرًا یعنی اور جب دیکھے گا تو اوس جگہ کو یعنی بہشت کو تو دیکھیگا تو نعمت اور ایک ملک
بڑا یعنی ہزارون لاکھون کوس تک بہشت مین اوسدن جگہ ہوجائیگی پھر اصحابون نے ایکدن
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم بہشت مین اوسدن کون کون شخص داخل ہونگے فرمایا کہ جو لوگ کفار
سے جہاد کرتے ہین اور اونکو بڑھ بڑھ کر تیر لگاتے ہین اور جو لوگ کہ گھر سے وضو کرکے مسجد مین
جماعت کے واسطے جاتے ہین اور منتظر دوسرے وقت کے مسجد مین بیٹھے رہتے ہین اور جو حافظ
قرات کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کے قرآن مجید پڑھتے ہین اور جو لوگ کہ آفتون پر صبر کرتے ہین یہہ
سب جلدی جلدی اون درختون پر چڑھنے لگین گے اور جناب رسول صلعم مقبول نے فرمایا کہ

بہشت مین اور بڑے بڑے درجے نور کے بنے ہین ہر درجے مین ایک ایک حور بیٹھی ہوئی اون
لوگون کو بلاتی ہی کہ جو بادشاہ اور حاکم عدل کرتے ہین اور جو لوگ کہ غریبونکی سفارش امیرون کے
پاس جاکر کرتے ہین اور جو لوگ کہ خدا پر توکل کرتے ہین اور جو مسکین ہوکر خدا کی بندگی اور عبادت مین
چست و چالاک رہتا ہی حدیث مین روایت ہی کہ ایکدن ایک شخص نے جناب محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو کمال خوشی ہی کہ آپکی زبان گوہر فشان
سے کچھ بہشت کا حال سنون آپ نے فرمایا کہ سن ایک ایک موتیکا محل بہشت مین ایسا بنا ہے
کہ جسکی اندر ستر ستر حویلیان سرخ یاقوت کی تیار ہین اور ہر حویلی کے اندر ستر ستر مکان سبز زمرد
کے بنے ہین اور ہر مکان مین ستر ستر تخت جواہرات کے مرصع دہرے ہین اور ہر تخت پر ستر
فرش ہر رنگ کے بچھے ہین اور ہر فرش پر ایک ایک حور بیٹھی ہے اور ہر مکان مین ستر ستر غلمان
کھڑے ہین اور ہر مکان مین ستر ستر خوان کھانے کے ہین اور ہر مکان مین روپہلے سنہرے برتن بہی موجود
ہین اور یہ فرمایا جناب رسول علیہ السلام نے کہ ادنے بہشتی کو ہزار خادم ملینگے اور کسیکو پانچ ہزار
کسیکو دس ہزار یہ سب غلام خوبصورت بے ڈارہی مونچھ کے ہونگے ایک شخص اور بولا اوٹھا کہ یا رسول اللہ
بھلا ہم لوگونکو بہشت کے مکان کیونکر ہاتھ لگینگے فرمایا کہ جو کوئی مسجد بناوے اور غریبون کے میوہ
کھانے کے واسطے باغ لگاوے اور جو کوئی مسکینونکو کھانا کھلاوے اور جو کوئی چار رکعت سنت عصر کی ہمیشہ
پڑہتا ہے اور جو کوئی مغرب اور عشا کے بیچ مین دس رکعت نماز نفل پڑہے اور جو کوئی صبح کے ہمیشہ نماز پڑہتا ہے
اور جو کوئی شب جمعہ مین سورہ دخان پڑہنا ناغہ نکرے اور جمعہ کے دن روزہ بھی رکہے اور بازار مین چلتے
ہوئے کلمہ توحید زبان پر جاری رکھے اور جو کوئی دس بار سورہ اخلاص ہر وقت کی نماز کے بعد پڑہتا
رہے تو ان چیزونکے کرنے سے لاکھ نیکیان اللہ تعالے اوسکو عطا کریگا اور لاکھ بدیان دور کریگا اور
جب وہ شخص مریگا اوسکو جنت کی مکان عنایت ہونگے یہ حدیث سنکر حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ صلعم مجکو بڑا ارمان ہے کہ جنت مین اپنے واسطے بہت سے محل بنواؤن یہ کام تو مین کرتا ہون
جو آپ نے فرمائے حضرتؐ نے فرمایا کہ اب آگے بہت محل اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ملینگے اور
جس وقت کہ مارے فاقون کے پیٹ پر پتھر باندھکر جہاد کیا ہوگا اور جس قوم نے رنج اور راحت کو
یکسان جانکر کبھی کوئی آن یاد الہی اور شکر ایزدی سے غفلت کی نہو گی اور جو لوگ کہ بہائی مسلمانون کے
قبر للہ کہود دیتے ہین اور جو لوگ کہ دو مسلمانون کا جھگڑا فیصل کردیتے ہین اور جو لوگ کہ نماز مین
ہو برابر صف باندھکر کھڑے ہوتے ہین اون سب کے واسطے جنت مین بڑے بڑے محل سرخ

یاقوت کے ملین گے اور فرمایا جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرمائیگا دن قیامت
کے کہ کہان ہین وہ لوگ جو پاک رکہتے تھے اپنے کانونکو لہو کی بات سننے سے اور بچاتے تھے دنیا مین
اپنے تئین مزامیر شیطان سے یعنی راگ اور باجون کے سننے سے پھر اللہ تعالی فرشتون سے فرمائیگا کہ
ان لوگونکو میری حمد سناؤ اور خبر کرو اس بات کی کہ نہ انکو خوف ہے اور نہ غمگین ہونگے اور اے فرشتو انکو
داخل کرو مشک کے باغ مین پھر ملائک ان لوگونکو اپنے ساتھ بہشت مین لیجاوینگے روایت کی اس
حدیث کو رزین محدث نے محمد ابن المنکدر رضی اللہ عنہ سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جنت الفردوس
سے چار نہرین نکلین ہین وہ سب بہشتیونکے مکانونکے تلے جاری ہین ایک نہر تو خالص پانی کی اور
دوسری دودہ کی اور تیسری شراب طہور کی اور چوتہی شہد خالص کی چنانچہ اللہ تعالی خبر دیتا ہی
فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ
لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى یعنی بیچ اوسی بہشت کے نہرین ہین پانی سے بن بگڑا ہوا
یعنی اوس نہر کا پانی بہت صاف ہی ذرا گدلا نہین اور نہرین ہین دودہ کی کہ نہ بدلا گیا مزہ اونکا یعنی
اون نہرونمین ایسا دودہ ہی کہ کبہی کہٹا اور جمتا نہین اور نہ کبہی گہٹتا ہوتا ہی اور نہرین ہین شراب طہور
کی مزا دینے والی واسطے پینے والونکے یعنی اوسکے پینے سے تمام بدنمین خوشبو آئیگی اور نہرین ہین شہد
صاف کیے گئے کی یعنی اون نہرونمین کیچڑ اور کٹ اصلا نہوگا جسوقت مومنین اون نہرون سے کچھ نوش کرینگے
ہو سیوقت سبکے دلونسے بغض اور کینہ اور حسد دفع ہوجائیگا یعنی کوئی آپسمین یہ خیال نکریگا کہ میرا درجہ کیون
کم ہے اور اسکا کیون زیادہ ہے اور کوئی بات لغو کی اور جہوٹ بولیگا جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے
لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا یعنی مومنین کے بیچ اوسی بہشت کے کوئی بات لغو کی اور نہ جہٹلانا
اور دوسری جگہ فرماتا ہی لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا یعنی مومنین بیچ اوسکے
کوئی بات بیہودہ اور گناہ کی باتین مگر یہی کہنا کہ سلام ہی سلام ہے یعنی بہشت مین ٹہٹہے بازی اور
واہیات نہین مگر سب مومنین ملکر آپسمین سلام علیک کا چرچا کیا کرینگے اور مبارکباد یان
دیا کرینگے اور وہان تہوک اور میل کچیل کچہ نہوگا اور پیشاب و پاخانہ ضرور کی حاجت نہوگی اور عورتین حیض
اور نفاس سے پاک رہینگی اور بہشت مین ڈاڑہی اور مونچہ یا اور جگہہ کے بال اصلا نہونگے مگر سر کے بال
اور بہوین اور پلکین سبکی ہونگی مگر قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنے رسالہ مین لکہا ہے کہ بہشت
مین ڈاڑہی سوا حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت ہارون ؑ کے اور کسیکے
نہوگی واللہ اعلم اور بہشت مین سب کچھ کھائینگے بدنمین پسینا آجاسئیگا اور ڈکار

خوشبو کی آگر سب کھانا ہضم ہو جائیگا یون آرام تو ہر طرحکا حاصل ہیگا مگر نیند نہ آئیگی اور نہرون کے دو طرفہ درختون کی ڈالیان جھکی ہین جسوقت جنتی اپنے اپنے مکانون سے نکل کر نہر و نپر سیر کرتے آئینگے تو وہان کرسیون پر بیٹھ جائینگے اور نہرونسے کبھی دودھ کبھی شراب طہور اور کبھی آب خالص اور کبھی شہد نوش کرینگے جو لوگ نشہ پیتے ہین انکو اون نہرون کی کچھ بھی نصیب نہوگی علاوہ اون نہرو کے بہشت مین اور تین چشمے جاری ہین ایک کا نام کافور اور دوسریکا نام زنجبیل اور تیسریکا نام سلسبیل ہے اور ان تینون چشمون کے پانی ہر ایک جنتیون کے مکانون مین حوضون کے اندر بھرے ہونگے اور اون چشمون کے اوپر برتن چاندی کے اور آبخورے شیشے کے رکھے ہونگے اور وہی برتن اور آبخورے بہشتیونکے گرد پھرینگے گویا کہ زبان حال سے یون بولینگے کہ ہمکو ان چشمونسے پانی بھر کر پیو چنانچہ اللہ تعالیٰ اسی مضمون سے خبر دیتا ہے وَیُطَافُ عَلَیْهِم بِآنِیَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَّاَکْوَابٍ کَانَتْ قَوَارِیرَا۟ قَوَارِیرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِیرًا وَیُسْقَوْنَ فِیهَا کَاْسًا کَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِیلًا عَیْنًا فِیهَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیلًا یعنی اور پھرائے جائینگے اوپر اونکے بہشتیون کی برتن چاندی کے اور آبخورے شیشے کے بنائے ہوئے چاندی کے یعنی اوسکا روپا ایسا شفاف ہے کہ جیسا شیشہ چمکتا ہوا اندازہ کیا ہی اوسکو اندازہ کرنا اور پلائے جائینگے بیچ اوسکے پیالے سے کہ ملونی ہے اوسکی سونٹھ کی ایک چشمہ ہی اوسمین کہ نام اوسکا سلسبیل ہے اب آگے بہشت کے باغونکا احوال سن لینا چاہئے کہتی ہین کہ سب بہشتیونکے مکان کے سامنے دو طرفہ باغ خوشگوار لگے ہین اور ایک ایک درخت کا سایہ اتنا بڑا ہے کہ اگر اوسکے نیچے کوئی سوار گھوڑا دوڑاوے تو سو برس مین دوسرے درخت کے سایہ مین پہونچے اور وہانکے درختون کی جڑ اوپر کیطرف ہین اور شاخین نیچی جھکی ہین کہ بے تکلف بیٹھے بیٹھے لیٹے لیٹے میوے توڑلے اور نوش جان کیجیے اور ایک ایک درخت مین ہر رنگ کے پتے ہین اور کوئی شاخ موتیونکی اور کوئی زمرد کی ہے اور کوئی شاخ سونے اور روپے کی بھی ہے اور ایک ایک میوہ اونٹ کی کھال کے برابر ہی اگر وہ توڑ کر کھاوے تو شہد سے زیادہ شیرین اور کیوڑے سے زیادہ خوشبو آتی ہے اور جسوقت بہشتی لوگ میوہ کھانے کا قصد کرینگے تو اوسیوقت شاخین منہ کے آگے آلگینگی چنانچہ اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے وَدَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِیلًا یعنی اور نزدیک ہونگے اوپر اونکے سائے اونکے درختون کے اور نزدیک کیے میوے اونکے ازروے نزدیک کرنے کے اور بعض میوہ بہشت کا ایسا لطیف

جب کوئی اوسکو توڑیگا تو ایک عورت نوجوان حسین خوش انداز اور خوش لباس اور خوش کلام اوسمین سے نکل کر اوس شخص کے خادمہ ہوگی اور ہر بہشتیونکا قد حضرت آدم علیہ السلام کے قد کے برابر ہوگا یعنی اونھین ہاتھون سے ساٹھہ ہاتھہ کا باقی اعضا سب او سیکے موافق اور سب کے سب خوش وضع تینتیس ۳۳ برس کے عمر مین ہونگے اور دمبدم ذکر الٰہی مین شاغل رہینگے جسطرح لذت ظاہری سے مالامال ہونگے اوسیقدر باطن بھی نور الٰہی سے معمور ہوگا اور بہشت مین ایک درخت کہ نام اوسکا طوبےٰ ہے وہ درخت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان مین لگا ہے اور اوسکی شاخ ہر امتی کے مکان مین ہے اور اوس درخت کے پتونمین ایسا رنگ ہی کہ گویا ہر باغ کا پھول خوشبودار کھلا ہوا اور جب اوسکے پتونمین ہوا لگتی ہی تو اسقدر آواز مست آتی ہی کہ گویا گت لگی ہو روایت ہی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم طوبیٰ کو ہوگا کہ جو چیز میرے بندے تجہہ سے طلب کرین فی الفور دیجیو پھر بہشتی اگر گھوڑا طلب کرینگے یا ناقہ خوبصورت زرین کجاویگا درخت سے مانگینگی فی الفور یہ دونو سواریان سج کر طوبےٰ کے اندر سے نکلینگی اور جسیقدر پوشاک کو جی چاہیگا اوس درخت سے موجود ہو جائینگی اگر مسواک کو لکڑی تلاش کرینگے نہ ملیگی اور بہشت کے درختون مین کبھی پت جہاڑ نہوگی ور سب درخت وہان کے بے خار ہین اور بعضی روایتونمین دیکھا ہی کہ بہشت کا میوہ بارہ بارہ گز کا ہی اور کسی میوہ مین گٹھلی نہین مشارق کے حدیث مین لکھا ہی کہ ایک شب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دکھلائی دئے کہا کہ ای محمد تم اپنی امت سے میرا پیغام کہو کہ بہشت مین اچھی اچھی نہرین ہین اور صاف میدان ہی اوسمین درخت نہین اکثر تم تسبیح تمجید پڑہا کرو کہ اوسکی برکت سے تمہارے واسطے بہشت مین درخت پیدا ہون اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی اللہ کیواسطے یہان دنیا مین ایک درخت لگاوے تو اوسکے واسطے ایک درخت جنت مین لگایا جاتا ہے اور بہشت کے درختون پر چڑیان اپنی اپنی بولیان اسقدر خوش آواز سے سوز کی بولتی ہین کہ جو اونکی آواز سے مست ہو جائے اور درختون کے تلے تخت نور کے رکھے ہین اونپر فرش سندس اور استبرق کے بچھے ہین سندس باریک لاہی اور استبرق گاڑہے بافتہ کو کہتے ہین اور ہر ایک بہشتی کے سر پر ہیرونکا تاج ایسا رکھا ہوگا کہ ایک ایک تاج کی قیمت تمام جہان کی بادشاہت کے برابر ہوگی اور ہر ایک بہشتی کو سونے اور روپے اور موتیونکے کنگن ہاتھون مین پہنائے جائینگے چنانچہ حق سبحانہٗ تعالیٰ ہمے لوگون کو خوشخبری سناتا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْھٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْہَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَہَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَّلِبَاسُہُمْ فِیْہَا حَرِیْرٌ ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ تحقیق اللہ داخل کرتا ہی اون لوگونکو کہ ایمان

لائے اور کام کئے اچھے بہشتیون مین کہ اوسکے نیچے نہرین بہتی ہین پہنائے جائینگے کنگن سونے اور موتیونسے اور لباس اونکا بیچ اوسکے ریشمی ہے اور جہانتک پانی وضو کا ہاتھ پاؤنمین لگتا ہے وہانتک زیور چاندی سونے اور موتیون کا مومنون کو پہنائینگے یہان دنیا مین مردونکے لیے چاندی سونے کا زیور اور ریشمی کپڑا مثل اطلس اور گلبدن کے پہننا بہت منع ہے بلکہ حرام ہے اور چھوٹے لڑکون کو بھی ریشمی کپڑا پہنانا ماباپ پر منع آیا ہے چنانچہ ہدایہ مین بھی اس امر کو ممنوع لکھا ہے ترجمہ ہدایہ کی عبارت کا یہہ ہی کہ مکروہ ہے یہہ کہ پہنائے جائین لڑکے زیور اور کپڑا ریشمی جیسا کہ حرام ہے بیچ حق مردون کے پہننا زیور اور ریشمین کپڑونکا اور جیسا کہ شراب پینا حرام ہے ویسا پلوانا بھی شراب کا حرام ہی گو کہ آپ نہ پیتا ہو اور شراب کا محصول بھی لینا حرام ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو یہان ریشمی کپڑے پہنے اوسکو بہشت کے ریشمی کپڑے نہ ملینگے اور بہشت مین سب کا اخلاق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سا ہوگا اور سب کی خوش آوازی حضرت داود ؑ کی سی ہوگی اور قرطبی سے روایت ہے کہ جب مومنین قبرون سے اوٹھینگے تو حساب کتاب تک سبکی زبان سریانی ہوگی اور جب کہ بہشت مین داخل ہونگے تو سب کی زبان عربی ہوجائیگی روایت ہی بہشت مین بعضی مومن مرد اور عورت اپنی اولاد کو یاد کرینگے اور یون دعا مانگینگے کہ الٰہی ہمارے جگر کے ٹکڑے کہان ہین ہمنے اونکو دنیا مین پالا تھا وہ لڑکائے مین مرگئی تھی تو خوب جانتا ہی کہ ہمنے صبر کیا تھا اب تو ہمارے بچون سے ملادے حق تعالے ارشاد فرمائیگا کہ جو تمہارا مرتبہ ہے وہ اوس مرتبے کو نہین پہونچے اگرچہ علیحدہ وہ مکان مین سیر کرتے پھرتے ہین پھر ماباپ عرض کرینگے کہ خداوندا ہمکو بڑا ارمان ہے کہ ہم اونکو دیکھہ لیتے پھر اللہ تعالی اونکے لڑکونسے ملادیگا وہ لڑکے اپنے ماباپ سے عرض کرینگے کہ تمنے ہمارے مرنے مین صبر کیا اب اللہ تعالی نے ہمکو تمسے ملوا دیا حدیث مین لکھا ہی کہ جب مومنین حساب و کتاب سے فارغ ہوکر بہشت کیطرف چلینگے جو عمل نیک غالب ہوگا اوسی عمل کے دروازے سے پکارے جائینگے مثلاً کسینے بے ریا نمازین بہت پڑھین ہونگی اوسکو باب الصلوۃ سے بلاکے پکارینگے اور جسنے روزے بہت رکھے ہونگے اوسکو باب الریان سے پکارینگے اور جسنے جہاد کیا ہے اوسکو باب الجہاد سے بلائینگے اور جسنے صدقہ بہت دیا ہے اوسکو باب الصدقہ سے پکارینگے اور جو شخص ہروقت ذکر الٰہی مین مصروف رہتا ہے اوسکو باب الذکر سے پکارینگے یہ حدیث سنکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ بھلا کوئی ایسا شخص

شخص بھی ہے کہ اوسکو ہر دروازے سے پکارین آپ نے فرمایا کہ مجکو امید ہے کہ تجکو فرشتے ہر دروازے سے
پکارین نقل کی یہہ حدیث مشکوۃ شریف سے سبحان اللہ کیا اچہا مرتبہ حضرت صدیق کا ہے کہ اونکو
ہر دروازے سے ملائک پکارینگے کہ ہمارے درسے ہوکر بہشت مین جاؤ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو کوئی وضو کرتے وقت سوا کلمۂ شہادت کے دنیا کی بات نکرے اور جس مسلمان کے تین
لڑکے مرگئے ہون اور اوسنے صبر کیا اور شور و غل نہ مچایا ہو اور جس نے پیاسون کو پانی پلایا ہو
اور غریب مسکین کو خندہ پیشانی سے کہانا کھلایا ہو اور موںھہ سے گالیان نہ بکی ہون اور جسکو چہل حدیث
یاد ہو اور جسنے یتیم بچے کی پرورستش کی ہو اور جو عورت خدا سے ڈرتی ہو اور اپنے شوہر کی تابعداری
کرتی ہو اور نامحرم مرد کو ندیکہا ہو اور اپنے تئین زنا سے بچایا ہو ان سب کو بہشت کے ہر
دروازے سے پکارنے کی آواز آئیگی اور بہشت کے ہر درخت کے نیچے تختونکے اوپر آمنے سامنے
بیبیان اور بی بیان تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے اور آپسمین محبت کی نظرونسے دیکھتے ہونگے
اور شغل میوہ خوری کا کرتے ہونگے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّۃِ الْیَوْمَ
فِیْ شُغُلٍ فَاکِھُوْنَ ھُمْ وَاَزْوَاجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَائِکِ مُتَّکِئُوْنَ تا آخر الآیۃ
یعنی تحقیق رہنے والے بہشت کے اوسدن میوہ خوری کے شغل مین وہ اور بیبیان اونکی سایونمین
اوپر تختون کے تکیہ لگائے ہونگے واسطے اونکے بیچ اوسکے میوے ہین اور واسطے اونکے
ہے جو کچہ چاہین یعنی سب کچہ موجود ہے اور حورین بڑی بڑی آنکہین والیان بہشت کے خیمون کے
اندر مومنون کیواسطے بناؤ سنگار کرکے بیٹھی ہونگی اور اسقدر اونمین حسن و صفائی ہی کہ ستر ستر کپڑونمین
اونکی گودی کے ہڈی دکھائی دیگی اور جو کسی حور کا دنیامین دوپٹہ آوے تو تمام جہان خوشبو ہوجاوے
اور جو کوئی حور دنیا والونکو صورت دکھاوے یا آواز سناوے تو اہل دنیا کو مارے خوشی کے شادی
مرگ ہوجاوے اکثر ایسے حورین بھی اہل بہشت کے سامنے مارے شرم کے سر نیچے کئے بیٹھی ہونگی
چنانچہ اللہ تعالی ہمکو تمکو خوشخبری سناتا ہی وَعِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ
یعنی اور اونکے پاس بیٹھی ہونگی حورین نیچی نگاہ رکہنے والیان خوبصورت آنکہین رکہنے والیان
گویا کہ انڈے چہپائے ہوئے ہین اور وہ حورین کواریان ہین کسینے اونکا بدن نہین چہوا کیونکہ
حق تعالی فرماتا ہے لَمْ یَطْمِثْھُنَّ اِنْسٌ قَبْلَھُمْ وَلَا جَآنٌّ یعنی نہین ہاتھہ لگایا اونکو کسی انسان نے
پہلے ان بہشتیونکے اور نہ کسی جن کا ہاتھہ لگا ہے روایت ہی کہ حورین بہشت مین
مردون سے کہینگی کہ شکر ہے خدا کا کہ جسنے ہمارا شوہر تمکو بنادیا ہے ہم تمکو چہوڑ کر

کہین نجائین گے ہماری آنکھین تمکو دیکھکر خوش ہوتین اور تمہاری آنکھین ہمکو دیکھکر ٹھنڈی ہوئین
روایت ہے کہ بہشت مین کوئی مرد بغیر عورت کے نرہیگا کسیکی پاس دو دو اور کسیکی پاس چار چار
بیبیان ہونگی درمیان دنیا مین جس عورت نے کئی شوہر کئے ہونگے جسکے نکاح مین ہوئی ہوگی
وہی خاوند اوسکو ملیگا اور ہر ایک مسلمان کو ستر یا بہتر حورین صحبت کے واسطے ملین گے ایکطرف
حورین ہونگی اور ایکطرف نکاحی بیبیان خاوندون کی پاس محبت سے بیٹھی ہونگی اور جب حورونسے
صحبت کرین گے تو بیبیان رشک نکرین گی اور جب عورتون کے پاس مین گے تو حورین برا نمانین گی جب
مرد حوروںسی صحبت کرینگے تو اپنی بیبیوںکے مزے بھول جاینگے اور جب بیبیون کے پاس بیٹھینگے تو حورونکو
فراموش کرینگے اسیطرح ہمیشہ ہوا کریگا مگر پھر بھی عورتین اور حورین باکرہ رہا کرین گی حدیث
مین ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے محبت رکھتی ہو اور اپنی تئین دوسری عورتونسے اچھا نہ جانتی ہو
اور زیور اور لباس پھکرا تر انجاتی ہو اور نامحرم مرد کو آنکھ سے ندیکھتی ہو اور سوتے وقت اپنے شوہر
کے بچھونے کر دیتی ہو تو اوس عورت کا بہشت مین ایسا حسن جمال ہو گا کہ حور بہشت کی شرمندہ
ہو جاے گی اور اوس عورت کے پاس حورین لونڈیونکی طرح خدمت مین حاضر رہا کرین گی لکھا ہے
کہ جب مرد بہشت مین حوروںسے مباشرت کر چکین گے تو ایسی خوشبو پھیلے گی کہ جیسے گلاب کی ہو
بہشت مین ناپاکی نہین ہے اور نہانے کی حاجت کبھی نہوگی حدیث مین وارد ہے کہ بہشت مین اللہ
تعالے اکثر حوروںسے فرمایا کرتا ہے کہ تم اپنے اپنے خاوندون کی صورت دیکھو گی وہ عرض کرتی ہین کہ
یارب ہان ہمارے شوہر ہمکو دکھا دے تب حق تعالی اونکی آنکھون سے حجاب دور کرتا ہے اور
وہ حورین ان لوگون کو دیکھتی ہین کہ جو ماہ رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور جو لوگ دنیا مین اچھی
نصیحتین کرتے ہین اور بری باتون سے روکتے ہین اور جو امانت مین خیانت نہین کرتے
اور ہر وقت کی نماز کے بعد دس بار سورہ قل ہو اللہ پڑھا کرتے ہین اور جو لوگ جھوٹھ بولنے
سے پرہیز کرتے ہین اور اون نیکبخت مردون پر وہ حورین نظر کرتی ہین کہ جنکو عورتین ستاتی ہین اور
پھر وہ حورین عرض کرتی ہین کہ یارب ان سبکو تو ہمارا شوہر بنا دے کہ ہماری آنکھین ٹھنڈی
ہون یہ سنکر حق تعالی ارشاد کرتا ہے کہ جب یہ لوگ بہشت مین آئین گے تم اونکی خدمت مین شریک
ہوگی اور روایت ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کو ستا کر مر گئی اور چاہا انکہ خاتمہ بخیر ہو گیا ہو جب وہ
عورت بہشت مین جائیگی تو حوران بہشتی اوس عورت کو طعن و تشنیع سے کہین گی کہ اے
نادان تونے اپنے شوہر کو کیون ستایا تھا چند روز کے واسطے تیرا خاوند دنیا مین تیرے

پاس رہا اور تو نے اوسکی خاطرداری نکی اب دیکھہ تیرا خاوند ہمکو ملا ہی ہم اوسکی فرمانبرداری مثال
لونڈیون کے کرین گے. حدیث مین نقل ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہشت مین ہر ایک
ایک مرد کو ستر ستر حورین ملین گی اور بیبیان علاوہ بھلا سب سے مجامعت کیونکر کرین گی قوت نہ گہٹ
جائیگی آپ نے فرمایا کہ بعد مجامعت کے پھر ویسی ہی قوت باقی رہی گی بلکہ رنگ اور روپ بڑہتا جائے گا
اور ایک ایک مرد کو سو پہلوانون کی طاقت عطا ہوگی اور بہشت کی خوبصورت لڑکے نورانی شکلین
دہانی لباس پہنے اور انکی آنکہین ایسی خوشنما کہ گویا موتی کوٹ کوٹ بھرے ہون نام اون لڑکونکا
غلمان ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ یعنی گرد
پھرین گے اور تصدق ہونگے اونپر یعنی بہشتیونپر غلمان گویا کہ وہ موتی چھپائے ہون اور حدیث
مین روایت ہے کہ جو کافرونکے لڑکے نابالغ عمر مین مرجاتے ہین اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حق تعالی سے دعا کرکے بہشت مین اپنی امت کی خدمت کیواسطے مانگ لیا ہے. وہ لڑکے
اچھی اچھی صورت بنکر بہشت مین جائین گے وہان ون لڑکون کی پاکیزہ شکلین ہوجاینگی اور
اور اونکی ایسی صورتین حسین ہونگی کہ چودہین رات کا چاند پھیکا پڑجائیگا اور وہ لڑکے بہشت مین امت محمدی
پر عاشق ہوجائین گے اور خادمون کی طرح دل و جان سے بہشتیون کے قربان ہونگے جیسا کہ
حق تعالی ارشاد کرتا ہی وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا یعنی
اور طواف کرین گے اوپر اونکے لڑکے ہمیشہ رہنے والے یعنی وہ لڑکے ہمیشہ بہشتیون کے پاس بیٹھے
رہین گے. جب تو دیکھے گا ای محمد اون لڑکون کو تو تو گمان کریگا کہ یہ موتی بکھرے ہوئے یعنی اونکے
چہرے ایسے خوبصورت ہونگے کہ حضرت کو بھی معلوم ہوگا کہ گویا سچے موتی ہون اسقدر آفتاب اونکے
چہرے مین ہوگی وہ لڑکی اور غلمان اور حورین ہر ایک مسلمان کو کٹورہ مین شراب طہور بھر کر پلائین گے
اور بہشت مین نہ نماز ہی نہ روزہ مگر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اکثر پڑہا کرینگے
اور بہشت مین سب مسلمان اپنے اپنے یارون کے گلے مین ہاتھ ڈال کر خوشی بخوشی پھرتے ہونگے
اور اگر بعضا یار یا بھائی اتفاقاً ایک جا نہونگی اور قصد کرینگی کہ اوسے چلکر ملیئے تو اونکو تخت اوڑا کر اون
یارون اور بھائیون کے پاس پہونچا دیگا اگرچہ ہزارون لاکھون کوس پر ہون اور جب ملاقات کرینگے
تو سلام علیک کہکر مبارکبادیان دینگے پھر وہ یار ایسمین ملکر کہین گے کہ یارو اونکا حال ہمکو معلوم نہین کہ
جنکو دنیا مین نیک نصیحت کرتے تھے اور نماز پڑہنے کی تاکید کرتے تھے اور ہمین کفر اور شرک کی چھوڑاتے تھے
لیکن وہ اونکو نہ ورحمت پڑے جلتے مین پھر جنتی عرض کرین گے کہ الہی ہمکو اونکا حال دکھادے

حکم ہوگا کہ اپنے اپنے بالاخانون پر جاؤ اور دوزخیونکا حال دیکھہ لو کہ کسطرح گذرتی ہی پھر سب دوزن
کوٹھون پر جائینگے اور کھڑکیان خود بخود کھلجائینگی اور حجاب اونکی آنکھونسے دور ہوجائیگا پھر
دیکھینگے کہ ہزارون لاکھون کوس تک دوزخکی آگ مثل دریای سمندر کے پھیلی ہی اور بڑے
بڑے ستون اور پہاڑ آگ کے کھڑے ہین اور تمام دوزخی مثال کیڑون کے اوپر تلے کلبلاتے
ہین اور کوڑے عذاب کے مارے جاتے ہین اور فریاد کرتے ہین کہ یا اللہ تو ہمکو دوزخ سے
نکال اب ہم اچھی کام کرینگے چنانچہ اللہ تعالے اون دوزخیون کے حال سے خبر دیتا ہے
وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ یعنی اور وہ دوزخی چلاوینگے
بیچ اوسی دوزخ کے کہ ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو ہم عمل کرینگے اچھے اچھے سوائے اونکے
جو تھے عمل کرتے یعنی پہلے ہم کام گناہ کے کرتے تھے اب ہمکو دوزخ سے نکال کہ ہم اچھا کام کرین حق تعالے
اونکے جواب مین فرمائیگا أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ یعنی کیا تمہین عمر دی تھی ہمنے تمکو
اوسقدر کہ نصیحت پکڑتی بیچ اوسکے جو کوئی نصیحت پکڑتا ہی اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنے بڑہاپا چلا بال سب
سفید دیکھکر تو گناہونسے توبہ کی ہوتی بڑہاپا دیکھکر بہی تمکو خوف نہ آیا اور برے کام کئے سئے شرماتے نہین
اب فریاد تمہاری سنی نہ جائیگی پھر جنتی بہی عذاب دوزخیونکا دیکھکر پوچھینگے جیساکہ اللہ تعالی فرماتا ہے فِي جَنَّاتٍ
يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ
وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ بہشتی لوگ بہشت مین پوچھتے ہونگے گنہگارونسے کہ کس چیز نے ڈالا تمکو
بیچ دوزخ کے کہینگے کہ نہ تھے ہم نماز پڑہنے والونسے اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے فقیرونکو اور رہتے تھے ہم
بحث کرتے ساتھ بحث کرنیوالون کے اور ہمکو نصیحت اہل دین کرتے تھے ہم اوس نصیحت سے منہہ پھیر لیتے
تھے اور ہم وعظ کے سننے سے یون بھاگتے تھے کہ جیسی گدہا شیر کو دیکھکر بھاگتا ہے چنانچہ اللہ تعالے نے ہمارے
حق مین یون فرمایا تھا فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ پس کیا ہوا ہی اونکو
نصیحت اور وعظ سے منہہ پھیرتے ہین گویا کہ وہ گدہی ہین بھڑکتے ہوئے بھاگتی ہین شیر سے وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ
أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ اور کہینگے دوزخی کہ اگر ہم سنتے ہوتے یعنی وعظ سنکر عمل کرتے
یا عقل رکہتے تو نہوتے ہم رہنے والے دوزخکے جیسا ہمنے کیا ویسا بھگتا اہل جنت یہ حال دوزخیونکا دیکھکر
بالاخانونسے نیچے اوتر آوینگے پھر حورون اور اپنی اپنی بیبیونسے مشغول ہونگے اور دوسری
روایت مین یون آیا ہی کہ بہشت کے دالانونمین دوزخکی طرف کھڑکیان بہی جائینگی بہشتی لوگ اون
کھڑکیونمین بیٹھکر دوزخیونکو دیکھینگے کہ آگ کے بچھونون پر بیٹھے ہین اور آگ کے بالاپوش اوڑہے ہین

جیسا کہ قرآن شریف مین خبر ہے لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ یعنی واسطے اونکے
دوزخ مین جہنم سے بچھونا ہے اور اوپر بھی اونکے بالاپوش ہین یہہ حال دیکھکر جنتی پکارین گے چنانچہ حق سبحانہ تعالی
خبر فرماتا ہے وَنَادَى أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ
رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوا نَعَمْ یعنی اور پکارین گے رہنے والے بہشت کے دوزخکے رہنے والونکو یہہ کہ تحقیق پایا
ہمنے جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا ہمارے رب نے سچا پس کیا پایا تمنے جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا تمہارے پروردگار نے
دوزخی کہین گے کہ ہان ہمنے خدا کی عبادت سے مونھہ پھیرا تھا اور اوسکی آیتون مین ہم ٹھٹھا کرتے تھے فَأَذَّنَ
مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ حق تعالی فرماتا ہے پس پکار دے گا ایک پکارنیوالا درمیان
اونکے کہ لعنت ہو جیو اللہ کی ظالمون پر یعنی اوسوقت ایک فرشتہ بول اوٹھیگا کہ ای دوزخیو تمپر لعنت
ہو خدا کی کہ تم ظالم تھے خدا کا کہنا نہ مانتے تھے پھر دوزخی بدحواس ہوکر کمال عاجزی کے ساتھ ہاتھہ
پھیلا کر جنتیون کو خوشامد سے پکارین گے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ
الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ج قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ
ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ اور پکارین گے رہنے والے اگ کے بہشت والون کو یہہ کہ ڈالدو اوپر ہمارے
کچھ پانی سے یا اوس چیز سے کہ رزق دیا تمکو اللہ تعالی نے یعنی ہم دوزخ مین جل رہے ہین بھوک
پیاس ہمکو مارے ڈالتی ہے ایسی ہمکو بھوک و پیاس دنیا مین نہ لگتی تھی جسطرح یہان مارے تشنگی اور
اشتہا کے جلے جاتے ہین یہہ بات سنکر بہشتی لوگ جواب دینگے کہ تحقیق اللہ نے حرام کیا اون
دونون کو یعنی پانی اور بہشت کے کھانون کو کافرون کے اوپر تمنے تو اپنے دین کو کھیل اور تماشے
مین کاٹا تھا اور فریب مین ڈالا تھا تمکو دنیا کی زندگی نے اور تم خدا کی آیتونسے انکار کرتے تھے آج تمکو
اللہ نے بھلا دیا جیسا تم بھلا بیٹھے تھے آجکے دن کو پھر اللہ تعالی فرمائیگا کہ ای بہشت والو اب
گھر کیان اپنی اپنی بند کر لو یہہ بہشت تمہارے ورثہ مین ہو چکی ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَتِلْكَ الْجَنَّةُ
الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنی اور یہہ بہشت جو وارث کیے گئے ہو تم اسکے سبب اوس چیز کے
کہ تھے کہ تم کرتے یعنی اعمال نیک لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ واسطے تمہارے بیچ
اوسکے میوہ بہت ہین اونمین سے کھاتے ہو تم اہل جنت یہہ فرمان سنکر اپنی اپنی گھر کیان بند
کر لینگے اور تختون پر آ بیٹھین گے اور پرند جانورون کے جھنڈ کے جھنڈ اوڑتے ہونگے جب
جی چاہیگا کہ ہم اس چڑیا کے کباب کھائین اوسیوقت اوس چڑیا کے کباب تیار ہوکر آئینگے جب اہل جنت
کباب بہشتی کھائین گے تو بہشت کے میوے کا مزہ بھول جائین گے چنانچہ اللہ تعالی بھی خبر دیتا ہے

وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَھُوْنَ ۔ اور گوشت چڑیون کے ہین اوس قسم سے کہ چاہین گے یعنی جبکہ قصد کرین گے اوسیوقت ملجائیگا اور بہشت مین فرشتے اہل جنت سے ملاقات کیا کرین گے بلکہ مصافحہ بہی کرین گے روایت ہی کہ بہشت مین ایکعورت اپنے رب سے عرض کریگی کہ خداوند میرا جی چاہتا ہی مین پیٹ سے ہو جاؤن حکم ہوگا کہ اچہا پھر اوسکو خود بخود حمل رہ جائیگا پھر وہ عورت دو تین گہڑی کے بعد ایک لڑکا خوبصورت جنےگی اوسیوقت وہ لڑکا جوان ہو جائیگا اور جنتے وقت اوس عورت کے ذرا درد نہ اوٹہیگا نہ خون نکلے گا بلکہ وقت جننے کے ایک لذت پیدا ہوگی نقل ہے کہ بہشت مین ایک شخص اپنے پروردگار سے عرض کریگا کہ الٰہی میرا جی کہیتی کرنے کو چاہتا ہے حق تعالی فرمائیگا کہ ای شخص جو چیزون بہرا تیرا پیٹ کہیتی کرنے سے ابتک نہین بہرا وہ عرض کریگا کہ ای رب البتہ میرا پیٹ تو نعمتون سے بہر گیا اسوقت میرے دل مین یہی خیال آگیا پس اوسیوقت دو فرشتے بیلون کے شکل بن جائینگے اور ایک ہل سونیکا موجود ہو جائیگا وہ شخص اون بیلون پر ہل رکہکر کہیت جوتیگا جسوقت دوسری طرف جوتتا ہوا جائیگا پیچہے سے کہیت سرسبز پائیگا اور خود بخود وہ کہیت کٹکر ڈہیر لگجائیگا یہہ معاملہ دیکہکر بہت خوش ہوگا پھر کہیگا کہ سب تعریف واسطے اللہ تعالی کے ہی کہ یہان سب طرح کی آسانی کر دی اب کچہ تہوڑا حال دیدار پروردگار کا سنا چاہیے کہتے ہین کہ جب بہشتی بہشت مین طرح طرح کی نعمتین چکہین گے اور انواع انواع عجایب جنت کے دیکہین گے لیکن سب نعمتون سے عمدہ ترین نعمت دیدار خدا کا ہے وہ مومنون کو عنایت ہوگا اور منکر لوگ اوس سے محروم رہینگے اور اس نعمت دیدار کا ملنا دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت ہی کہ سواے کجفہمونکے کوئی انکار نہین کر سکتا سب دلیلون کا لکہنا تو ان اوراق کوتاہ مین کہان ممکن ہے لیکن نمونہ کی دو تین دلیلین دو قسم کی معہ دو شبہون منکرین دیدار خدا کے مذکور ہوتی ہین پہلی دلیل دیدار کی قرآن مجید سے یہہ آیت شریف ہی کہ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ یعنی کتنے منہہ اوسدن بشاش اور تازہ اپنے رب کیطرف نظر کرتے ہونگے ظاہر ہی کہ نظر کرنا کسی چیز کیطرف یہی ہے کہ اوس چیز کو دیکہیے پس یہان بہی نظر کرنا طرف خدا کے یہی ہے کہ خدا کو دیکہیے اب دیدار خدا کا اس آیت موصوفہ سے ثابت ہوچکا اور جو لوگ کہ ناظر کو معنی منتظر یا انتظار کہتے ہین وہ لغت کے روسے یہان پر صحیح نہین کیونکہ محاورہ عرب مین لفظ نظر کا جب وجوہ کے ساتھہ آتا ہی تو منتظر یا انتظار کے معنے نہین ہوتے دیدار ہی کے معنے ہوتے ہین اسکی تحقیق بڑی تفسیرون مین موجود ہے جسکی خواہش ہو دیکہہ لے اور عقل سلیم بہی اسی پر حاکم ہے یہان ناظرہ کے معنی دیدار ہی کے ہین نہ منتظر اور انتظار کے

کیونکہ یہان پر بیان نعمت اور رفاہت کا ہے پھر جب حصول اسی نعمت اور رفاہت مین انتظار حائل ہوا تو نعمت اور رفاہت کاہیکو ہوئی بلکہ بحکم الانتظار اشد الموت کی یہہ تو عین عذاب ہوا پس معلوم ہوا کہ یہان نظر کے معنی دیدار ہین نہ انتظار اور دلیل دوسری دیدار کی یہہ آیت شریف ہے کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ یعنی بیشک منکر لوگ اپنی رب سے اوسدن آڑ مین ہونگے اس آیت سے بھی صاف ظاہر ہے کہ مومنین تو اس نعمت سے یعنی دیدار سے مشرف ہونگے اور منکرین بر طرف معلوم ہوا کہ مومنین مخلصین اپنے رب کے سامنے جاوینگے اور منکرین منافقین آگے نہ آنے پاوینگے سچ ہے کہ اگر مومن اور کافر دونو اللہ تعالے سے بے پردہ ملین تو فرق مقبول اور مردود مین کسطرح رہے اسی تفرقے کیواسطے تو لفظ لمحجوبون لام تاکید کے ساتھہ حق تعالے نے ارشاد فرمایا تا مومن امیدوار دیدار ہین اور منکر دیدار بار نا امیدی کا سہین اور یہی باعث تھا کہ جب حضرت موسیٰ اپنی قوم کے ساتھہ کہ اکثر اونمین منکر دیدار تہی کوہ طور پر گئے اور رب کے لیے دیدار جو ہوئے تو حکم لن ترانی کا پہونچا یعنی اے موسے تو جو چاہتا ہے کہ مجھے اس قوم کے ساتھہ دیکھے تو ان منکرونکا دیکھنا نھین ممکن نہ دنیا مین نہ عقبی مین رہا تو اور تیرے تابعدار لوگ وہ البتہ عالم جاودانی مین میری عنایت سے دیکھینگے دنیا مین وہ بھی نھین دیکھہ سکتے کہ چشم دنیاوی طاقت میرے دیکھنے کی رکہتی تو ہلاک ہوجاتی پس معنی لن ترانی کے نہ دیکہنا دنیا مین ہے نہ عالم عقبے مین ورنہ لازم آویگا کہ موسےٰ مسئلہ الٰہیات کا بھی نجانتے تھے جو ایسا سوال محال بیباک کر بیٹھے حالانکہ انبیاء مرسلین سوال محال سے پاک ہین رہگئی یہہ آیت کہ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ جسکے معنی یہہ ہوے کہ خدا کو آنکھین نھین پاسکتین اور خدا آنکھونکو پاسکتا ہے تو اس سے نفی کرنا دیدار خدا کا بہت بے جوڑ بات ہے کیونکہ ادراک اور رویت مین بڑا فرق ہے ادراک کہتے ہین حقیقت شے کی دریافت کرنیکو اور رویت کہتے ہین صرف دیکہنے کو جیسا کہتے ہین کہ ہمنے ماہتاب کو دیکہا پس دیکہنا تو ثابت ہوا لیکن حقیقت ماہتاب کو نہ پہونچے کہ کیا شے ہے پس اسطرح ہم اللہ کو دیکہینگے مگر اوسکی حقیقت کو نہ دریافت کرسکینگے اسی کا بیان اس آیت لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ مین ہے پس اس آیت مین دیدار خدا کی نفی نھین نکلتی بلکہ نفی دریافت کرنے حقیقت خدا کی ہے کہ خدا کیا چیز ہے اور اسی لیے بزرگون نے بھی فرمایا ہے

شعر آنکہ کنہہ حقیقتش برتر + از قیاس و گمان و وہم و خیال +

یہہ دو دلیلین اثبات رویت کی معہ خدشات منکرین ہوچکین اب دو دلیلین ثبوت دیدار کی حدیث شریف سے بیان کیجاتی ہین پہلی دلیل عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ

سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا وَفِی رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ہٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِی رُؤْیَتِہٖ
مشکوۃ شریف مین آیا ہے کہ جریر ابن عبد اللہ رض کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو آشکارا چشم سر سے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا اوسی راوی نے کہ ہم بیٹھے تھے رسول اللہ ص کے پاس پس دیکھا آپ نے چودہوین رات کے چاند کیطرف پھر فرمایا کہ تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو جیسا دیکھتے ہو اس چاند کو کہ نہ دباؤ اور نہ انکار کروگے حق کی رویت مین یہان سے صاف دیدار حق ثابت ہوا کسیکو دم مارنے کی جگہ نہین بلکہ شرح عقاید نسفی مین لکہا ہے کہ حدیث سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کی بہت مشہور ہے اسکو اکیس صحابی جلیل القدر نے روایت کی ہے اور اس حدیث سے جو منکر کہ الزام جسمیت کا دیتے ہین بڑی بے سمجھی بات کہتے ہین کیونکہ یہان تشبیہ مرے کی مرے سے جہت اور علو مکان مین نہین بلکہ رویت کی رویت سے ہے اور ایسی تشبیہ قرآن اور حدیث مین بہت جگہہ وارد ہے مثلاً اسی آیت شریف مین کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ الخ پس جو کوئی دفع تشبیہ کا یہان جواب دیگا وہ عین ہمارا مدعا ہے اور دلیل دوسری حدیث سے دیدار کی یہہ ہے کہ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ مُخْلِیًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ وَمَا اٰیَتُہٗ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ تَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا ہُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ
مشکوۃ مین ابو رزین رض روایت کرتے ہین کہا اونھون نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ ص کیا ہم اپنے رب کو تنہا دیکہین گے قیامت کے دن آپ نے فرمایا کہ ہان دیکہینگے عرض کیا کہ کیا نشان ہے اس دیکھنے کا اوسکی خلقمین فرمایا کہ ای ابو رزین رض کیا نہین دیکھتے تم لوگ چاند کو چودہوین رات مین تنہا عرض کیا راوی نے کہ ہان دیکھتے تو ہین پس فرمایا حضرت نے کہ چاند ایک مخلوق ہے اللہ کے مخلوقات سے اور اللہ تو بزرگ اور بڑا ہے یعنی خدا کا دیکہنا عقبی مین ایسا صاف ہے جیسا چاند کا دیکہنا دنیا مین لیکن مثال خالق کی مخلوق سے درست خوب نہین آتی کیونکہ اللہ بزرگ اور بڑا ہے فقط راوی کے سمجھانے کو یہان مثال دی تھی پس اس سے جسمیت نہین لازم آتی اور دیدار کی بات ثابت ہوتی ہے اور قطع نظر مذہب اہل سنت وجماعت کے ہر چند امامیہ بتبعیت معتزلہ شک لاتے ہین مگر اونکی کتابون سے بھی دیدار خدا کا ثابت ہوتا ہے ذرا غور کر دیکہین چنانچہ صحیفہ کاملہ مین حضرت

امام سجادؑ یون فرماتے ہین هٰذَا مَقَامُ مَنِ اسْتَحْيَا لِنَفْسِهِ مِنْكَ وَسَخِطَ عَلَيْهَا وَرَضِيَ عَنْكَ فَتَلَقَّاكَ بِنَفْسٍ خَاشِعَةٍ یعنی ای اللہ یہہ ہی مقام اوس شخص کا کہ شرم کرتا ہے تجہ سے بسبب نفس اپنے کے اور غضبناک ہے اوس نفس پر اور راضی ہے تجہ سے پس ملاقات کی تیرے ساتھ نفس گڑگڑانیوالے کے اور زاد المعاد مین بہی یہہ دعا لکہی ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے یون فرمایا فَلَا وَرَبِّ لِي سِوَاكَ وَأَعْطِنِي مَا سَأَلْتُنِي وَآمِنْ خَوْفِي يَوْمَ أَلْقَاكَ یعنی کہ اے نہین تیرے سوا کوئی میرا رب عطا کر جو مینے مانگا اور امن دے خوف سے جسدن مین تیری ملاقات کرون اور من لایحضرہ الفقیہ مین حضرت امام سجاد نے فرمایا ہے کہ حق تعالے یون فرماتا ہے کہ اَشْكُرُهُ كَمَا شَكَرَنِي وَأُقْبِلُ إِلَيْهِ وَأُرِيهِ وَجْهِي یعنی مین شکر کرتا ہون اوسکا جو شکر کرتا ہے میرا اور روبرو آونگا اوسکے مین اپنے فضل سے اور اوسکو مین اپنا منہہ دکھاؤنگا اب ذرا دعاؤن کے نقطون اور معنون کا خوب غور کیجیے کہ سواے دیدار کے اور بات نہین نکلتی پس اگر دیدار ممکن نہوتا تو امام علیہ السلام کیون طلب عبث کرتے اور عاشق اور اشتیاق رویت جمال خالق ذوالجلال مین کیون دم بہرتے سنا ہی کہ بعض دشمنان عقل و دین کے کہتے ہین کہ لقا کا لفظ یہان اور جہان کہین آیا ہی مراد اوس سے جزا ہے سو یہہ تاویل بہت موٹی ہے کیونکہ اگر لقا کے معنی جزا کے آتے ہونگے تو ایسی جا پر ہونگے مرجگہہ پر نہین ہو سکتے خاصکر ان دعاؤن مین کہ تلقاک اور القاک بصیغہ ماضی اور متکلم واقع ہے کیونکہ اگر لقا کے معنی جزا کے ان دعاؤن مین ہون تو دعاؤن کے یہہ معنی ہونگے کہ بندہ یہہ راضی ہی تجہ سے اور جزا دی اس بندے نے تجکو اور ای اللہ دے مجکو جو مانگا مینے تجہ سے اور امن دے خوف سے جسروز جزا دون مین تجکو پس جزا دینا جو خدا کا کام تہا بندونکو وہ بندون نے جزا دی خدا کو یہہ ہنسی کی بات ہے کوئی باریک بین ماہر قواعد ات کا اس بات کو پسند کریگا خلاصہ کلام یہہ ہے کہ یہہ مسئلہ رویت کا کتب امامیہ سے بہی ثابت ہے اور بعض کم فہم کہتے ہین کہ خدا جسم سے پاک ہے اور جب یکہنا تجویز ہوا تو جسمیت لازم آئی سو یہہ بات بی ٹہکانے ہے کیونکہ خدا قادر ہے اس بات پر کہ بی جسم مرئی ہو جیسا قادر ہے اس بات پر کہ بے جسم اور بے چشم رائی ہے یعنی سارے خلق کو دیکہتا ہے پس جو دفع اس جسمیت کا جواب دو وہی اوس جسمیت کا ہے اور جسکو زیادہ اس سے دلائل دیکہنے منظور ہون تو شہر لکہنؤ مین میرے ایک دوست دیندار جامع فضیلت و تقوی تارک بدعت فاضل کامل عالم بے بدل مقبول بارگاہ اللہ مولانا محمد لطف اللہ صاحب نے

شرح چہل حدیث کی جو اردو نظم مین تصنیف کی ہے اوسمین دیکھ لے خدا چاہے تو بیماری
شبہات سے شفا پائیگا یہان بطریق نمونہ کے چند باتین اثبات رویت مین مذکور ہوئین والحمد للہ
علی ذلک اب مین اصل مطلب پر آتا ہون کہ جب بہشتی لوگ بہشت مین اسی ہزار برس تک عیش و
آرام مین مشغول ہین گے تو اللہ تعالے کا فرمان فرشتون کو ہوگا کہ تم ایک ایک خوان اپنے اپنے
سرون پر رکھکر بہشتیون کے مکانین جاؤ یہہ احکام سنکر چند ملائک نور کے اپنے اپنے سرون پر رکھکر
بہشتیون کے مکان پر آئین گے اور غلمان سے فرمائین گے کہ حورون کو بلا کر کہو کہ یہہ خوان
مکان کے اندر پہنچاؤ غرضکہ جب خوان حورین مکانون کے اندر صحن مین کہین گے تو اکثر اہل جنت
تماشے کو آئین گے کہ ان خوانون مین کیا ہے اوسیوقت ملائک آواز بلند کہین گے کہ اے اہل جنت اللہ تعالے
نے تمکو سلام کہا ہے اور ان خوانون مین تحفے بہیجے ہین یہہ بات سنکر بہشتی بہت خوش ہونگے
بقول اس مصرعہ کے ع کہان نصیب کہ آوے سلام دلبر کا ٭ پھر جب ایک خوان سے سرپوش
اوٹھائین گے تو اوسمین سیب پائین گے پھر مارے خوشی کے اوسکو تراشین گے تو ایک حور
ایسی خوش لقا نکلی گی کہ سب حورین اپنا اپنا منہہ چھپائین گی اور اوسکی پیشانی مین ایسی چمک
ہوگی کہ بہشت کے مکانون پر عکس پڑیگا اور بہشتی لوگ اوسکو دیکھہ کر عاشق زار ہو جاینگے
تب وہ حور بولی گی کہ اے بہشتیو تم مجکو دیکھکر کیا مبتلا اور فریفتہ ہوئے ذرا اس رقعہ کو مطالعہ کرو
کہ اسمین کیا لکہا ہے پھر اہل جنت اوس رقعہ کو پڑہین گے اوسمین یہہ مضمون لکہا ہوگا کہ اے
بندو میرے تم جنت کے ناز و نعمت مین ایسی مشغول ہوئے کہ ہمکو بھول گئے اب آؤ تمکو ایسی چیز
دکہاؤن کہ تمنے نہ آنکھون سے دیکھی ہو اور نہ کانون سے سنی ہو کہ وہ میرا دیدار ہے اب تم سب
اپنے اپنے براق پر سوار ہو کر جنت الفردوس پر آؤ اور لذت اوٹھاؤ یہہ خوش خبری سنکر سب مومنین
براقون پر سوار ہو کر عرش کے نیچے آ کھڑے ہونگے وہان ایک میدان ہے وہان نہ حور نہ غلمان
ہے اور نہ باغات نہ قصور ہے فقط ایک عالم نور ہے اوسمین کرسیان نور او زمرد اور یاقوت اور زبرجد
کی ہر ایک کے رتبے کے موافق رکہی جائین گی اون پر اہل دیدار براقون سے اوتر کر آ بیٹھین
گے اور بعضے غریب لوگ مشک و عنبر کے چبوترون پر بیٹھہ جائین گے مگر اوسوقت کسیکے رتبہ کے
پستی اور بلندی کا لحاظ نہوگا سب اپنے اپنے مقام پر خوش اور محظوظ بنے پھولے بیٹھے رہین گے
اور وہانسے اوٹھنے کو کسیکا جی نچاہے گا اور ترمذی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے
اوس میدان مین ایک سو بیس صف تمام مسلمانون کی کھڑی ہونگی اون مین سے جناب

رسالت مآب صلعم کی امت مرحومہ کے اسّی صف ہوگی اور چالیس صفین سب پیغمبرونکی امت سے ہوگے
پھر اوسوقت حضرت اسرافیل کو خالق بیچگون کا حکم ہوگا کہ تو خوش الحانی سے میرے حمد وثنا پڑھکر
امت محمدی صلعم کو سناؤ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی اذن ہوگا کہ تم بھی آواز خوش گلو سے میری
حمد وثنا سب کے آگے گاؤ جسوقت حضرت داؤد اور حضرت اسرافیل علیہما السلام حمد وثنا پڑھنے
لگینگے تو سب مومنین عالم وجد مین ذوق شوق مین آکر رونے لگینگے پھر ایک ٹھنڈی ہوا خوشبودار ساق
عرش سے چلیگی پس ایکبار اوس ہوا کے چلتے ہی سب مومنو کے کپڑے اور چہرے مشک افشان
ہوجاینگے اور وہین نور کی تجلی نظر آئیگی اور اپنے پروردگار کا دیدار بیچون بیچگون دیکھینگے
اوسوقت کوئی کسیکا حایل نہوگا اور ہر ایک شخص اپنے مطالب دلی کو بطور راز نہانی کے عرض
کریگا اور جواب اوسکا جناب باری سے عیان اور آشکارا سنیگا پھر فرشتونکو حکم ہوگا کہ اونکو
شراب طہور پلاؤ پھر اوسکو پیتے ہی دیدار الٰہی کے دیکھنے واسطے ایسی لذتون اور نعمتون مین
مستغرق ہونگے کہ سب مزے بہشت کے اونکی نظرون مین پھیکے پڑجاینگے نہ حور کا خیال رہیگا
نہ قصور کا پھر وہان سے اہل دیدار جب اپنے اپنے مکانون کی طرف پلٹینگے تو راہ مین
ایک بازار خوشگوار ملیگا اوسمین اچھی اچھی صورتین خوبصورت اور نفیس چیزین پاکیزہ موجود ہین
جس چیز پر دل چلیگا ملائیک لا حاضر کرینگے غرض کہ جب لوگ اپنے اپنے مکانون مین داخل
ہونگے حورین اور بیبیان اونکی شکل وشباہت دیکھکر بھونچکا سے رہ جاینگی اور تعجب کرکے
کہینگی کہ اللہ اکبر اور چشم بددور آج تو آپ کا جمال بہت باکمال نظر آیا اسکا کیا سبب ہے
ایسی تمہاری شکلین آگے نہ تھین تمکو مبارک ہوجیو اور ہر روز تمہارا حسن وجمال بڑھتا رہے بہشتی
لوگ جواب دینگے کہ دیدار خدا کا باعث ہمارے حسن وجمال کا ہے نہین تو شعر ذرّے کو
کیا ہے تاب کہ ہو مثل آفتاب * خورشید بیزوال سے یہ کچھ ہے آب وتاب * پھر کبھی کبھی
جناب اقدس واعلیٰ بہشتیون کو مکانون کے اندر تجلی سے متجلی اور کلام عنایت انجام سے
اونکو مشرف کیا کریگا روایت ہے کہ کسیکو سال بھر کے بعد اور کسیکو ساتوین روز اور کسیکو ہر رات
ودن مین دو بار دیدار عطا ہوگا حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی فجر اور عصر کی نماز باخشوع و
خضوع پڑھے اوسکو ان دونو وقتونمین دیدار ہوا کریگا اور حضرت بایزید بسطامی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اولیاء اللہ جو یہان ہر وقت اور ہر دم حضور اعلیٰ مین لونڈی
اور غلامون کی طرح حاضر رہتے ہین اور متقی ہر لحظہ خدا کے ذکر واذکار مین مشغول رہتے ہین اونسے

کسی نہج کا پردہ نہوگا اگر اونکو ایک لحظہ دیدار نہوگا تو وہ لوگ ایسا تڑپین گے کہ جیسا دوزخی بہشت
کے جانے کیواسطے تڑپین گے اور ملائکو نکو بہی دیدار ہوگا لیکن بعضی کہتے ہین کہ سوا حضرت جبرئیل ع
کے کسی اور فرشتے کو دیدار نہوگا مگر بیہقی نے عمر ابن العاص رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے کہ جب امت
محمدی دولت دیدار سے مشرف ہوکر اپنے اپنے مکان کی طرف چلین گے تو ملائک صف باندہ کر رکوع و سجود
مین مشغول ہونگے اونکو اوسی حالمین تجلی عنایت ہوگی اور عورتونکو دیدار الہی دیکہنے مین اختلاف ہے
بعضی علما قائل ہین اور بعضی منکر واللہ اعلم روایت ہے کہ جب اہل بہشت کو پہر اسی ہزار برس
گذر جائین گے ایک روز عین تجلی کے وقت حکم ہوگا کہ ای میرے بندو اب تمکو کسیطرح کی آرزو باقی
ہے سب عرض کرین گے کہ خداوندا تیری عنایات بیغایات سے مطلب برآئے بلکہ ہم اپنے استحقاق
سے زیادہ کامیاب ہوے حکم ہوگا کہ ساری نعمتونسے افضل ایک نعمت اپنی خوشنودی تمکو عطا
کرتا ہون کہ پہر مین کبہی تمسے ناراض نہونگا یہہ کلام سنتے ہی اہل جنت بہت خوش ہونگے بلکہ اوس وقت
بہشت کی نعمتون کو بہی بہول جائین گے بلکہ اس مضمون کا شعر عرض کرینگے **شعر** مطلب بہشت سے
ہے نہ حور و قصور سے + مولا ہے ہمکو کام رضاے حضور سے + اور جنات کا حال یون لکہا ہے کہ
کفار جن مثل کفار بشر کے ہین وہ ہمیشہ دوزخ مین پڑے رہین گے اور مسلمان صلحا جن بہشت مین تو داخل
نہونگے مگر ہمارا یکیطرح آس پاس بہشت کے خیمونکے اندر رہین گے لیکن بہشت کے اندر سیر کرنیکو
آیا جایا کرینگے مگر دیدار نصیب نہوگا اور جو جانور کہ حلال ہین وہ سب بہشت کی خاک ہوجائین گے مگر
وہ جانور کہ خدا کیواسطے ذبح ہوتے ہین وہ مقام اعلی کی خاک ہوجائین گے اور وہ جو خدا کے نام سے
حاجت انسانی کے لیے ذبح کیے جاتے ہین وہ بہشت مین کمتر مقام کے خاک ہون گے اور
حضرت مولانا محمد رفیع الدین دہلوی ادام اللہ برکاتہم نے لکہا ہے کہ یہہ آسمان ٹوٹکر بہشتیون
کیواسطے سڑک بنجائیگا اور یہہ زمین دنیا کی شیرینی بن کر اہل جنت کیواسطے غذا مین صرف ہوگی
روایت ہے کہ اشیاء دنیاوی سے چند چیزین بہشت مین اچہی اچہی صورتین بنکر جائین گی اور
ہمیشہ رہین گی ایک تو حضرت اسمعیل ع کا دنبہ اور ناقہ حضرت صالح ع کا اور کتا اصحاب کہف کا اور نہ
کعبہ شریف اور کوہ طور اور بیت المقدس کا پتہر اور استوانہ حنانہ اور منبر شریف جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ان سبکو بہشت مین موقع سے لاکر رکہین گے اللہ تعالے ہمکو اور سب
مومنین و مومنات کو بہشت کے مکان اور دیدار پاک دکہاوے اور اس مناجات کو قبول
فرماوے آمین یارب العالمین **مناجات بدرگاہ حق تعالے**

الٰہی بحق محمدؐ سنیے
مجھے ایسی بینائی دے اے خدا
مرے دل کو اب صاف کر اے خدا
کہاں مانگنے کا ہے مجکو شعور
گمان نیک کہتا ہون تجھ سے اگر
حضور خدا اور رسول خدا
مرے اقربا اور بہائی عزیز
نہ مجکو کسی بات کی ہے ہوس
تمام

مجھے نعمتین دیجیو فردوس کی
کہ دیدار دیکھون مین ظاہر ترا
کبیرہ صغیرہ سے مجکو بچا
مجھے فضل سے بخشیو یا غفور
کہ تحقیق بخشیگا میرا گناہ
یہی بس وسیلہ ہے مجکو بڑا
رہین دین دنیا مین وہ باتمیز
میرا خاتمہ ہووے بالخیر بس
کرم مین پہونچا دے اے خدا

مجھے اپنا دیدار دکھلائیو
مرے بخشیو تو خطا و گناہ
مرے کام پر دہیان مت دیجیو
دئی سونپ سب کام مینے تجھے
مگر اس رسالیکو سندی کیا
مری ورد ہے آرزو اے غفور
مری التجا ہے یہہ پروردگار
الٰہی پڑہے اس رسالے کو جو
بحق محمدؐ شفیع الوریٰ

نہ دوزخکی تو نار دکھلائیو
بہشتونکی آسان ہو مجھ پہ راہ
کرم سے تو اپنے خبر لیجیو
جو تیری رضا ہو سو دیجو مجھے
کہ پکڑون وسیلہ حسبی اے خدا
رہون فکر دنیا سے مین دور دور
محمدؐ کا مجھکو دکھا دے فراز
دعا سے کرے یاد فیاض کو
شد

خاتمۃ الطبع

شکر خدا کا جسنے قیامت کو روز فیصلہ کا اعمال بندگان کے کے لیے مقرر کیا اور ہر ایک کو اس روز اسکے کیے کا نیکی و بدی سے بدلا دیا اور درود نامحدود اوسکے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر کہ جو باذن اللہ تعالے اوس روز شفیع امم ہونگے عاصیون پر اسکے لطف و کرم ہونگے دوزخ سے نجات دلائین گے بہشت مین پہونچائین گے بعد حمد و نعت کے پوشیدہ نرہے کہ اندنون مجموعہ دو رسالون عمدہ ایک قیامت نامہ اور دوسرے بہشت نامہ اردو کا کہ جسے مولوی فیاض الحق صاحب متخلص بفیاض نے ترجمہ روایات معتبرہ سے ترتیب دیا مطبع فیض منبع عالی ہمم معالی شیم نامی و گرامی جمہور منشی نول کشور صاحب ساعدہ اللہ باعلے المراتب مین بماہ جمادی الاخر سنہ ۱۲۸۶ ہجری موافق ستمبر سنہ ۱۸۶۹ عیسوی
چھاپا گیا بمنہ و کمال کرمہ

